حلیۃ العذراء

اولین رسالۂ درس ملۃ حنفی اسلامی کہ

مولانا مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر بغرض تعلیم دختر خود عذرا بیگم سلمہا اللہ

ترتیب دادہ و حاوی است

بر تاریخ قرآن و حالات انبیاء و مرسلین علیہم السلام و عقائد اسلام

بزیر اہتمام

خاکسار حکیم محمد سراج الحق منیجر

در سنہ ۱۹۲۱ء

بمطبع دلگداز واقع گڑھ بزن بیگمان لکھنؤ صورت طبع یافت

غلط نامہ کتاب ہذا

صفحہ	۳	سطر ۱۱	غلط ۱۲۸۵ء	صحیح ۱۲۷۹ء
"	۶۲	" ۱۰	" ہلاک فرعون	" ہلاک نمرود
"	۷۲	" ۷	" یوسف وزن مصر	" یوسف وزن قطفیر

مہربانی کر کے کتاب پڑھنے سے پہلے یہ غلطیاں درست کر لیجیے۔

حمدِ حضرت رب العزت جلّ و علا می کنیم کہ خالق بے ہمتا و آفرینندۂ
ہر دو سرا است۔ و درود نامحدود و سلام غیر معدود بر جملۂ انبیا و مرسلین باد کہ
ہادیان امم و منابع فیض اتم بودند خصوصًا بر حضرت ختم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ سرچشمۂ نور اولین و خاتم النبیین است۔ و رحمت و مغفرت باد بر سلسلۂ
کافۂ مومنین و جملۂ مسلمین کہ پیروان حضرات انبیا و رسل و آل ایشان بودہ اند۔

اُو تعالیٰ شانہٗ

اُو تعالیٰ شانہٗ یگانہ و بے ہمتا و بے عدیل و عدیم النظیر و بے شریک و
سہیم است۔ نہ اُو از چیزے پیدا شدہ و نہ ہیچ از وے چیزے بودہ۔ از ذات
خود قائم است و خالق جملۂ عالم است۔ نہ اُو مادر و پدر دارد۔ نہ زن و
فرزند و دختر۔ پاک است و برتر۔ و منزّہ است از جسم و مادہ و پیکر۔ ندانیم
کہ چیست و نفہمیم کہ چگونہ است۔ امّا بہ یقین میدانیم کہ ہست۔ پیش از ہمہ بود۔

بہان جلال کبریائی موجود است - وہموارہ خواہد بود -

آن ذات واحد ذوالجلال پیش از تخلیق آسمان وزمین وقبل از وجود ملائکہ ولوح محفوظ وعرش بریں بے کیفیتی ونوعیتے موجود بود کہ آن عہد را ازل گویند - ودر آن زمان ہم خواہد بود کہ ازین چیزہا ہیچ یک نہ خواہد ماند وآن زمان را بہ زبان ما آبد خوانند -

سوالات مشق

خدا کی صفتین بیان کرو۔ سب چیزون کو کس نے پیدا کیا؟ خدا عالم کے پیدا ہونے سے پہلے کس شان مین تھا؟ اس کے زن وفرزند ہین؟ ازل کیا چیز ہے؟ - آبد کیا چیز ہے؟

تخلیق

در آن صبح ازل وعالم بے چگونگی حضرت خداوندتعالیٰ جلّ شانہٗ خواست کہ عظمت وقدرت خویش را ظاہر وآشکارا نماید وازسریر کبریائی خود تماشاے تخلیق وتکوین بیند - چنانچہ از زبان قدرت توامان فرمود "کُن" وبیک ساعت جملۂ عالم پیدا شد - بغیر ازان کہ از پیش مادہ و صورتے موجود باشد

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ حضرت جلّ سبحانہٗ پیش از ہمہ قلم را آفریدہ وبہ او حکم کرد کہ بنویس، قلم نوشتن آغاز کرد و حسب تحریر او جملۂ عالم عرش وکرسی - جنت ودوزخ وآسمان وزمین،

پیدا شد و ہمین سلسلہ خداوند جلّ وعلا ملائکہ را از نور آفرید و گروہی از ملائکہ
را کہ بہ لقب جن مشہور بودند از شعلۂ آتش آفریدہ بہ زمین فرستاد کہ او را
آراستہ و منتظم نمایند۔ سردار آن گروہ اجنّہ ابلیس بود کہ بر آسمان دنیا
و زمین متصرف بود۔ و بہ انتظام فردوس برین ہم دخلی و تعلقی میداشت
این عظمت و اقتدار کبرے و نخوتے در دل ابلیس پیدا کرد۔ و بخود گفت
کہ من از جملہ مخلوقات اشرف و اعلیٰ ہستم و گروہ او کہ اجنّہ بودند بر روی
زمین بنائے فتنۂ و فساد انداختہ بازار خون ریزی و جور گرم نمودند۔
حضرت سبحانہ و تعالیٰ چون این عجب و غرور ابلیس بعلم لدنی خود معلوم
فرمود و از گروہش آن بدنظمی و فتنہ انگیزی بر زمین ملاحظہ نمود بہ ملائکہ مقربین
خطاب کرد کہ "من برائے زمین از جانب خود نایبے و خلیفہ پیدا خواہم کرد"
ملائکہ عرض نمودند کہ "خداوندا تو کسے را پیدا می کنی کہ بازار فتنۂ و فساد گرم کند
و باعث خون ریزی و قتل و غارت شود؟" یعنی این جانشین تو از
ہمان قبیل خواہد بود کہ این اشرار اجنّہ ہستند کہ روے زمین را تباہ
و ویران ساختہ اند؟ بر عکس این ما ہموارہ و بہ ہر حال تسبیح و تقدیس
تو می کنیم مقصد این بود کہ این خلیفہ را چرا از ما منتخب نمائی۔ حضرت
جل جلالہ فرمود "آنچہ من می دانم شما نمی دانید"

سوالات مشق

خدا نے عالم کو کیون پیدا کیا؟ کیونکر پیدا کیا؟ پہلے کیا چیز پیدا کی؟

اور اُس کے بعد عام تخلیق کیونکر ہوئی ؟ جن کیا چیز ہین ؟ وہ کس چیز سے پیدا ہوئے ہین ؟ اُن کا سردار کون تھا ؟ انھون نے دنیا مین کیا کیا ؟ ابلیس کے دل مین کیا خیال پیدا ہوا ؟ اُس خیال کو معلوم کرکے خدا نے فرشتون سے کیا کہا ؟ ملائکہ نے کیا کہا ؟ اُس کا خدا نے کیا جواب دیا ؟

تخلیق آدم

پس ازان جناب باری تعالیٰ مشتے خاک از زمین گرفتہ پیکر بیجان آدم ساخت - وتا آن زمان گزاشت کہ در آن پیکر گل چنان پختگی پیدا شد کہ بکوفتن ہمچو کاسہ گل صدائے ترنم می داد - و بعد از مرور زمانے خدا وند جل وعلا بہ جمیع ملائکہ امر فرمود کہ ہرگاہ من در این پیکر آدم روح را دمیدہ زندگی پیدا کنم ہمہ شما در برو ے او سجدہ کنید - این حکم فرمودہ حضرت رب العزت در آن پیکر بیجان خاک روح پدمید و بمجرد حلول روح در جسد گل صورت پوست و گوشت و استخوان پیدا کرد و جمیع ملائکہ حسب فرمان الٰہی سر نیاز بسجود نہادند - مگر ابلیس بخیال ہمان کبر و نخوتے کہ در دل او جاگزین شدہ بود سر خود را بسجدہ نہ نہاد - حضرت اقدس و اعلیٰ پرسید " اے ابلیس چرا آدم را سجدہ نہ کردی و بر حکم من عمل نہ نمودی ؟ " گفت " از برائے آنکہ من از و افضل و اعلیٰ ہستم - مرا از شعلہ آتش آفریدۂ و اورا از خاک " بر این روش متمردانہ و جواب متکبرانہ بر ابلیس عتاب شد - خداوند تعالیٰ اورا مردود و ملعون ساخت - از پیش خود براند - و از جنت خود بیرون کرد -

در آن دم ابلیس کہ اکنون بہ باعث معتوبی و طغیان لقبش

شیطان قرار یافتہ بود بہ بارگاہ قدس التجا نمود کہ تا روز جزا زندہ و بقید حیات ماند حضرت رب العزت این التماس او را قبول فرمود- و شیطان گفت کہ من ہموارہ آدم و اولاد او را از صراط مستقیم برگشتہ کنم و بہ قعر ضلالت و مذلت اندازم" جناب باری تعالیٰ فرمود کہ بندگان خاص من ہموارہ بر تو لعنت کنند و از تو دور باشند ترا ہرگز بر ایشان قوتے و استیلائے نباشد و من از تو و پیروان تو از اجنہ و شیاطین باشند یا از بنی آدم قعر جہنم را پر خواہم کرد"

پس از آن حق سبحانہ و تعالیٰ بغرض دفع شبہہ ملائکہ اسمائے جمیع اشیائے عالم را بہ آدم آموخت و اورا بر ملائکہ پیش نمودہ ایشان را امر فرمود کہ "اسمائے جمیع اشیائے عالم را اگر دانید بگوئید"، عرض کردند" خداوندا تو پاک ہستی ما ہمان قدر میدانیم کہ تو آموختی- و تو عالم و دانا ہستی" اشارت ایزدی بہ جانب آدم شد- او اسمائے جمیع اشیا را بر زبان راند- و ملائکہ مطمئن شدند کہ آن نوع مخلوقے کہ خلافت الٰہی و نظام عالم را شاید ما نیستیم و تخلیق ما بر آن صورت نہ شدہ کہ این خدمت ربانی از ما انجام یابد-

سوالات مشق

خدا نے آدم کو کیونکر پیدا کیا؟ اُن کے جسم میں جان ڈالتے وقت خدا نے فرشتوں کو کیا حکم کیا؟ کس نے آدمؑ کا سجدہ نہیں کیا؟ اور کس خیال سے نہ کیا؟ ابلیس کو نافرمانی کی کیا سزا ملی؟ پھر اُس نے خدا سے کیا درخواست کی؟ بعد ازاں اُس نے کیا کہا اور خدا نے کیا جواب دیا؟ خدا نے فرشتوں کا شبہہ کس طرح دور کیا؟

تخلیق حوّاء

اکنون حضرت جل جلالہ آدم را بہ فردوس برین خود جاے داد۔ واو دران گلشن سرمدی ہر چہار طرف مسرور و شادکام می گردید و بغیر آن کہ جاے قرار گیر دیگہ وتنہا ہر سو می دوید۔ روزے بخواب بود کہ حق سبحانہ وتعالی از استخوان سینۂ او مخلوقے جدید آفرید کہ از حسن و جمال بغایت دلکش و دلربا و از لطفے و محبتے کہ در سینہ داشت ہم درد و ہمنوا بود۔ چون آدم بیدار شدہ چشم کشاد آن مخلوق زیبا را بہ بالین خود دید۔ پرسید "تو کیستی؟" جواب شنید کہ "من زنم" پرسید "چرا پیدا کردہ شدۂ؟" جواب یافت "از برای آنکہ تو ہمراہ من مانی" چونکہ این زنِ اولین نوع انسان از جسمے زندہ پیدا شدہ بود نامش حوا قرار یافت چراکہ معنی لفظ حوا بزبان عرب "زندہ" است۔ چون حوا پیدا شد خداوند تعالی او را بزنی آدم داد و فرمود کہ "اے آدم تو و زن تو ہر دو در جنت بمانید۔ میوہ ہائے جنت را حسب شوق و رغبت خود بہ اطمینان و فارغ البالی تناول نمائید۔ و از نعمت ہاے باغ ارم بہرہ مند شوید۔ مگر در بارۂ درختے مخصوص تاکید فرمود کہ ہرگز قریب او نہ روید۔ چراکہ اگر خلاف حکم من قریب آن درخت رفتید بر نفس خود ظلم خواہید کرد و ابتلاے عصیان شما را ذلیل و خوار خواہد کرد۔ وگویند این درخت گندم بود۔

سوالات مشق

خدا نے آدم کو کہاں رکھا؟ وہاں ان کی کیا حالت تھی؟

حوّا کیونکر پیدا ہوئین؟ آدمؑ نے اُن کو دیکھ کر کیا پوچھا اور کیا جواب پایا؟ حوّا کا نام حوا کیون رکھا گیا؟ اور اس لفظ کے کیا معنی ہین؟ خدا نے آدمؑ و حوا کو کیا حکم دیا؟

اِغوائے شیطان

شیطان لعین کہ سینۂ او بر آتشِ حسدِ آدم کباب بود می خواست کہ بہ طریقے در جنت رفتہ آدمؑ را فریبدہ بہ مثال خود اُو را نیز بمتلاے عقاب حضرت عزّ اسمہ نماید مگر نمی توانست۔ چراکہ او از جنت راندہ شدہ بود و ملائکہ محافظین فردوس برین را از بارگاہِ قدس حکم بود کہ او را بدرون جنت رفتن نہ دہند۔ بارہا خواست کہ بیاری دربانان در جنت داخل شدہ تا بہ آدم و حوا رسد و ایشان را فریبد مگر ہموارہ ناکام و بے نیل مرام ماند۔ آخر الامر سعی کرد کہ بیاری یکے از جانوران جنت بمقصد خود رسد مگر ہیچ یک از جانوران بہ دامِ مکرش نیفتاد۔ پس از آن شیطان بہ مار دوستی پیدا کرد کہ بباعث بسیار خوشنما و زیبا شمائل بودن از جانداران جنت معلّی بود۔ او بہ فتنہ اُفتادہ یاری داد و شیطان را بدہن خود نشانیدہ بہ جنت بُرد۔ شیطان رجیم بہ مجرد رسیدن در جنت از دہن مار بیرون آمدہ قریب آدم و حوّا رفت و بکمال مکاری و عیاری آن چنان گریہ و زاری نمود کہ آدم و حوا را دل بر نالہ و بکاے او بسوخت۔ پرسیدند "چرا گریہ می کنی؟" گفت "بر حالت زار شما می گریم کہ بعد از چند روز می میرید و ازین نعمت ہاے جنت محروم می شوید" ہر دو ازین اندیشہ

ہولناک پریشان و مضطرب بودند کہ شیطان بازدام مکر و سالوس افگند وگفت "من شمارا از درخت خلد نشان دہم کہ مایۂ بقای دوام و سرچشمہ حیات سرمدی اُوست - اما خداوند تعالی شمارا از قربت او منع فرمودہ چراکہ نمی خواہد کہ شما نیز مثل ملائکہ شوید و از حیات ابدی متمتع گردید - امامن یار وفادار شما ہستم نمی پسندم کہ شما ازین نعمت خلود محروم مانید

آدم و حوا برین سخنان چرب او فریفتہ شدہ میوۂ آن درخت ممنوع خوردہ بتلاے عصیان شدند - بمجرد خوردن آن میوۂ گناہ نظر آدم و حوا بر برہنگی خود افتاد - دویدند کہ از بعضے برگہاے درختان فردوس ستر خود را بپوشند - و آدم از کمال خوف و ندامت بجاے نہے گریخت حضرت عزاسمہ آواز داد کہ "اے آدم از من می گریزی؟" عرض نمود کہ این گریختن نیست بلکہ از ندامت رُو پوشیدن است - نمی توانم کہ روی خود را بجانب تو آرم - برین محل وحشت و ندامت حضرت جل و علا چند کلمات توبہ و استغفار بہ سینۂ مضطرب آدم القا فرمود و چون او آن کلمات را بر زبان راند ابر رحمت داد ار داد گر بہ حرکت آمد و گناہش عفو شد -

سوالات مشق

شیطان جنت مین کیون نہ جا سکتا؟ اور پھر کس ذریعے سے گیا؟
اندر جاتے ہی اس نے آدم و حوا کو کس طرح فریب دیا؟
اس کے فریب مین آکر آدم و حوا نے کیا کیا؟ گنہگار ہوتے ہی

آدم کو کیا معلوم ہوا؟ اور انھوں نے کیا کیا؟ خدا نے اُن سے کیا پوچھا؟ اور انھوں نے کیا جواب دیا؟ پھر انھوں نے کیونکر توبہ کی؟

پیمان ربوبیت و ہبوط آدمؑ

پس از آن حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ آدمؑ و حوا و مار و شیطان را فرمود کہ شما اعدائے یکدیگرائید - ازین مامن صلح و امان یعنی جنت و ملاء اعلیٰ بدر شوید - و بر زمین قرار گیرید - کہ برائے عداوت و فتنہ جوئی شما مقامے موزون است - و در آنجا مدتے و اجلے مقررہ را بتکمیل رسانیدہ بسوے من خواہید آمد و حسب کردار و افعال خود بہ جنت یا دوزخ خواہید رسید۔

ہمین وقت حضرت جلّ جلالہ اولاد آدم را کہ تا بروز قیامت پیدا شوند از کمال قدرتش بوجود آوردہ پیش خود حاضر ساخت و پرسید "الستُ بربکم" یعنی نیستم من پروردگار شما؟ ہمہ ہا کلمۂ "بلیٰ" بر زبان آوردہ اعتراف ربوبیت خداوند جل و علا و اقرار عبودیت خویش کردند - و ہرگاہ کہ آن تمام ذریّۂ آدم بمکمن انزوائے خود واپس شدند حضرت رب العزت آدم و حوا را از آسمان بر زمین انداخت و شیطان و مار نیز از آن مکان امن و امان راندہ برین خاکدان عنصری انداختہ شدند۔

از ہمین زمانِ ہبوط آدم تاریخ اولاد آدم و بنی نوع انسان آغاز یافت کہ از روے توراۃ سال اولین تخلیق آدم بود۔ و این واقعہ چہار ہزار و پنج صد و ہفتاد و پنج سال پیش از ولادت حضرت ختم المرسلین علیہ السلام بہ وقوع آمدہ۔

سوالات مشق

حضرت آدم کے گنہگار ہونے کے بعد خدا نے کس کس کو جنت سے نکالا؟ اور نکالنے کی کیا وجہ بتائی؟ جنت سے نکل کے وہ سب کہاں گئے؟ اور ان سے آیندہ کی نسبت خدا نے کیا وعدہ کیا؟ نکلنے سے پہلے ساری نسل آدم سے خدا نے کس بات کا عہد لیا؟ اور کیونکر لیا؟ انسان اور نسل بنی آدم کی تاریخ کب سے شروع ہوئی ہے؟ یہ واقعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کتنے دنوں پہلے ہوا؟ سنہ تخلیق عالم کب سے شروع ہوا؟

توالد و تناسل

چون آدم و حوّا، بر زمین آمدند بمحنت و مشقت برائی خود غذا فراہم می آوردند و از ایشان فرزندان و دختران پیدا می شدند۔ گویند کہ حوا از ہر حمل دو بچہ توام زائیدے کہ یکے از ایشان پسر بودے و دیگرے دختر۔ و خواہر ہر پسر ہمان دختر بودے کہ با وے پیدا شدے۔ چنانچہ پسر یک حمل دختر حملے دیگر را بہ زنی گرفتے چراکہ بر روے زمین ہیچ یک از انسان بجز اولاد آدم نبود

سوالات مشق

دنیا مین آکر آدم و حواء کیا کرتے تھے؟ اُن کے بچے کس طرح اور کیسے ہوتے؟ بھائی بہن کون سمجھے جاتے؟ کن کن مین باہم شادیان ہوتین؟ ایک ہی مان باپ کے لڑکون اور لڑکیون کی آپس مین شادی کیون ہوتی تھی؟

قابیل و ہابیل

اوّلین فرزند آدم کہ بسال دوم از تخلیق عالم بہ وجود آمد قابین بو

که در نسخه هاے موجودهٔ توراة بنام قین یاد کرده شده۔ یک سال بعد ازان
فرزندے دیگر بوجود آمده که نامش هابیل بود۔ حضرت آدم خواست که
قابیل خواهر هابیل را و هابیل خواهر قابیل را به عقد نکاح خود گیرند۔
مگر قابیل که از اغواے شیطان برگشته و سرکش شده بود از حکم پدر
بزرگوار نافرمانی و سرتابی کرده درپے آن شده که خواهر خود را که از خواهر هابیل
خوبصورت تر بود و چهرهٔ زیبا داشت به ازدواج گیرد۔ حضرت آدم چون از فرزند سرکش
این تمرد و سرتابی دید فرمود که هر دو فرزندان قربانی و نیاز خویش را به درگاه حضرت
عز اسمه پیش نمایند۔ هر که قربانی و نیاز او پذیرفته شود با خواهر توأم قابیل که
نیکو شمائل بود عقد کند۔ فرزندان این صورت را پسندیدند۔ و قابیل که برزگر
بود مقدارے از گندم و هابیل که شبان بود چند غنم نوخیز خود را به خلوص نیت و
صدق ارادت برقربان گاه نهادند۔

آن زمان چنان مے شد که هر که اشیاے نیاز و قربانی را بدرگاه حضرت
جل جلاله پیش کش کردے برقربان گاهے نهادے و آتشے از آسمان فرود آمده
آن اشیا را بسوختے۔ و هر قربانی و نیاز را که آتش فرود آمده مے سوخت می
دانستند که قبول شده و آنرا که آن آتش آسمانی نے سوخت خیال مے کردند که
خداوند تعالی آن قربانی را قبول نه فرموده۔ درین موقع نیز آتش از آسمان
فرود آمده قربانی هابیل را سوخت و بر قربانی قابیل هیچ اثرے ازان آتش نمایان
نه شده۔ قابیل بر این ناکامی و نامرادی بیش از پیش برهم شده به هابیل گفت
من ترا مے کشم تا که خواهر من از دست من نه رود۔ هابیل که بغایت نیک نفس

وخداترس بود جواب داد کہ حضرت رب العزت قربانی ونیاز آن بندگانِ
خود قبول مے فرماید کہ از عصیان وطغیان محفوظ ومصئون باشند۔ تو اگر خواہی
برائے قتل من دست خود را دراز کن اما من این چنین کار بے ظالمانہ نخواہم
کرد۔ از من نہ شود کہ ارادۂ قتل تو کنم۔

پس از ان ہابیل روزے در مویشی خود بود کہ قابیل آمدہ برا او
حملہ کردہ او را بکشت۔ و این اولین معصیتے است کہ بہ اغوائے شیطان
لعین از اولاد آدم در دنیا بوجود آمدہ۔ این واقعہ در ۱۲۹ سنہ از تخلیق
عالم وچہار ہزار چہار صد وچہل و دو سال پیش از ولادت حضرت سرور
عالم علیہ السلام وقوع یافتہ۔

قابیل بعد قتل برادرش ہابیل حیران بود کہ تن بیجان برادر را
چہ کند و کجا اندازد چرا کہ پیش ازین ہیچ یکے از ابنائے آدم شربت مرگ
را نہ چشیدہ بود مے دانستند کہ میت انسان را چہ طور از نظر مردم پنہان
کنند۔ قابیل بہ ہمین اضطراب بود کہ زاغے پدیدار شدہ و زمین را بہ منقار
خود کندیدہ فرزند گنہگار آدم را آموخت کہ پیکر بیجان انسان را چگونہ بہ خاک
پنہان کنند۔ این عمل زاغ را دیدہ قابیل بہ خود گفت "وائے بدبختی من کہ
ازین غراب نیز بترم" پس از ان پیکر برادر را بہ آغوش زمین نہادہ
ہمشیرۂ خود را گرفت و گریخت۔ و از نسلش گروہی پدید آمد کہ ہمہ ایشان
مبتلائے عصیان و دلدادۂ کفر وطغیان بودند۔ وہر کسے کہ صحبت ایشان
اختیار کرد بہ قعر ضلالت افتاد۔

سوالات مشق

آدم کا پہلا بیٹا کون تھا؟ اور دوسرے سال کون لڑکا ہوا؟ دونون بھائیون مین کس بات پر جھگڑا ہوا؟ شر کس کی طرف سے تھا؟ آدم نے فیصلہ کی کیا تدبیر بتائی؟ اُن دنون قربانی اور نیاز کا کیا طریقہ تھا؟ اور وہ قبول کیونکر ہوتی؟ قابیل نے اپنی قربانی نہ قبول ہونے پر کیا کیا؟ اور ہابیل نے کیا جواب دیا؟ پھر قابیل نے کیا کیا؟ بنو آدم کا پہلا گناہ کیا تھا؟ وہ بحساب سنہ تخلیق عالم کس سنہ مین اور رسول خدا صلعم سے کتنے دنون پہلے ہوا؟ قابیل نے ہابیل کی لاش کیا کی؟ پھر اس کے بعد کیا کیا؟

شیث

یک سال بعد از کشتہ شدن ہابیل حضرت جل جلالہ آدم را فرزندے دیگر داد کہ اسمش شیث نہادہ شد۔ و او نعم البدل ہابیل بود۔ چرا کہ ہمین فرزند دلبند آدم وارث فیوض روحانی و حامل اسرار ربانی بود۔ ولادتش چہار ہزار و چہار صد و چہل و یک سال پیش از ولادت حضرت ختم الانبیا بوقوع آمدہ۔ از ہمین فرزند آدم سلسلۂ انبیا و رسل ما بعد جاری شدہ

چنانچہ فرزند و جانشین او "انوش" بود۔ از انوش "قینان" پیدا شد و از قینان "مہلائیل" بوجود آمد۔ فرزند مہلائیل "یرد" بود۔ و یرد پدر اخنوخ است کہ او را بعضے از علماے انساب "حنوخ" می گویند۔

سوالات مشق

ہابیل کے عوض خدا نے آدم کو کون سعادت مند فرزند دیا۔ اس کی کیا شان تھی؟ اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کتنے سال پہلے پیدا ہوا؟

پانچ بطنوں تک شیث کی اولاد کے نام بتاؤ۔

ادریس

ہمین بزرگوار کہ در توراۃ بنام اخنوخ مذکور است در مصحف آسمانی ما یعنی قرآن مجید بنام مبارک "ادریس" یاد کردہ شدہ۔ ولادتش در سہ ہزار و نہ صد و چہل و نہ سال پیش از ولادت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بظہور پیوست۔ گویند طرز تحریر را او بوجود آوردہ۔ کتب و صحیفہ ہا نوشت۔ اسپ را رام کردہ بہ زیر ران آورد و سواری کرد۔ و بر دشمنان دین جہاد فرمود۔ جامہ را قطع کردن و دوختن نیز از مخترعات اوست۔

در این زمان اگرچہ حضرت آدم و شیث تا ہنوز زندہ و سلامت موجود بودند اکثر از ابنائے آدم بہ اغوائے شیطان توحید و حق پرستی را گزاشتہ عبادت اصنام و اوثان را اختیار کردہ بودند چرا کہ اولاد قابیل بر جمیع اولاد آدم اثر کفر و طغیان و شرک و عصیان خود انداختہ اکثرے از ایشان را مرتکب مناہی و فواحش ساختہ بود۔ حضرت ادریس ایشان را بجانب اسلام و ایمان و توحید و عبادت و عرفان مے خواند۔ مگر شیطان بردلہائے ایشان آن چنان غلبہ یافتہ بود کہ ہیچ یکے از آنہا صدائے تبلیغ ادریس نشنید و تمرد و ضلالت ایشان روز بروز ترقی مے یافت۔ این حالت را ملاحظہ فرمودہ حضرت ادریس از ناکامی تبلیغ و ہدایت چنان بہ تنگ آمدہ کہ بہ عمر سہ صد و شصت و پنج سالگی از دنیا ناپدید شد۔ و اکثر مردمان اعتقاد

دارند کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اورا زندہ بر آسمان رسانید۔ و این غیبت ادریس در ۳۵۸۴ قبل از ولادت محمدی وقوع یافت۔ حضرت آدم نیز بہ عہد ادریس ہنگامیکہ عمرش بہ نہ صد و سی سال رسیدہ بود در ۳۶۴۱ قبل از ولادت محمدی دنیائے فانی را پدرود کرد۔ و غیبت ادریس پس از پنجاہ و ہفت سال از وفات آدم واقع شدہ۔

و ہر بنائے تبلیغ و ہدایت ادریس مورخین گویند اول کسے کہ از نسل آدم خلعت نبوت یافت ادریس بود۔

سوالات مشق

حضرت ادریس کا توراۃ میں کیا نام ہے؟ وہ کس سنہ میں پیدا ہوئے؟ انھون نے کن کن چیزون کو ایجاد کیا؟ اُن کے زمانے میں لوگون کا کیا حال تھا؟ حضرت ادریس نے اُن کو کن باتون کی تبلیغ کی؟ اُن کا انجام کیا ہوا؟ وہ کس عمر میں اور کس سنہ میں غائب ہوئے؟ حضرت آدم نے کس کے زمانے میں کس عمر میں اور کس سنہ میں انتقال کیا؟ سب سے پہلا نبی کون ہے؟

رسالت و نبوت

چون اولاد قابیل در چاہ ضلالت و گمراہی افتادند و کفر و طغیان ایشان از حد اعتدال بیرون شد و اولاد دیگر فرزندان آدم نیز بہ صحبت ایشان و اغوائے شیطان صراط مستقیم را گذاشتند ارادۂ ربانی چنان مقتضی شد کہ تدبیرے برائے ہدایت و اصلاح ایشان بعمل آید۔ مگر نہ آنچنان کہ مردمان بہ اضطرار و بلا ارادہ بہ طریق حق عمل پیرا شوند۔ بلکہ بران وجہ کہ ہر دو طریق ہائے

حق و باطل پیش نظر بنی نوع انسان باشند و ایشان را اختیار باشد که هر کدام را از ان طریقها خواهند اختیار کنند تا که فلاح و صلاح و نجات و نجاح ایشان به افعال خود شان وابسته ماند۔

برائے تکمیل همین مقصد حضرت عز اسمه پیمبران را مبعوث فرمود که پیغام و احکام خداوند تعالی را به مردمان مے آرند۔ این پیمبران نفوس قدسیه و سینه هائے حامل اسرار ربانی دارند۔ به زبان اسلام که عربی باشد ایشان را رسول و نبی گویند۔ حضرت خداوند کردگار احکام خود را بر سبیل وحی بر قلوب ایشان منکشف مے فرماید۔ و ایشان حسب فرمان خداوند تعالی به قوم و وطن خود رفته کیش و آئین حق را ظاهر مے نمایند و مردم را بجانب خود دعوت مے کنند۔

اعتقاد ما نسبت انبیا علیهم السلام این است که همهٔ ایشان برحق رهادیان اُمم بوده اند۔ گاهے از ایشان در تبلیغ حق لغزشے و گناهے نرفته و محال است که ایشان بر خطا باشند۔ آنچه ایشان فرمایند قبول کردنش فرض است۔ و هر کسے که از دعوتِ ایشان انکار و اِنحراف نماید کافر و بے دین است۔ اکثرے از ایشان را حضرت حق سبحانه و تعالی به سوے اُمتے یا مقامے مخصوص فرستاده و بعض را برائے هدایت کافهٔ انام و جملهٔ عالم۔

از پیش پیمبران آنکه بروکتابے یا صحیفهٔ از جانب حضرت سبحانه و تعالے نازل شده رسول است و آنکه چنان کتابے آسمانی ندارد نبی است

پیغمبر ما حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم که خداوند تعالی قرآن مجید را

برو نازل فرمودہ پس از جملۂ انبیا و رسل مبعوث شدہ زیرا کہ دعوت او برائے جملۂ عالم بود بر شریعت او ایمان آوردن و بتمامی امور ابلاغ او کردن برائے جمیع جن و بشر فرض است۔

اگرچہ حضرت آدم و شیث نیز بر کیش حق و اسلام بودند۔ و شان نبوت و خدا شناسی از نفوس قدسیۂ ایشان ہویدا شود۔ چنانچہ ہمین خیال اکثرے از علمائے سلف این حضرات را بہ گروہ انبیا داخل فرمودہ اند لاکن اگر بغور و خوض دیدہ شود بنائے تبلیغ و دعوت پیش از ہمہ از حضرت ادریس علیہ السلام آشکارا شدہ۔

پس از ادریس جانشین فرزند او "متوشلخ" گرفت و بعد متوشلخ پسرش "لمک" بود۔ بہمین زمان در سنہ ۳۵۲۹ قبل محمدی حضرت شیث فرزند آدم بعمر نہصد و دوازدہ سالگی این خاکدان عنصری را گذاشت۔

سوالات مشق

خدا نے لوگون کو گمراہ دیکھ کر ہدایت کا کیا طریقہ اختیار کیا؟ پیغمبرون کا کیا کام ہے؟ وہ کیسے اور کس شان کے ہوتے ہین؟ ہمارا اعتقاد نبیون کی نسبت کیا ہے؟ پیغمبر کئے طرح کے ہوتے ہین؟ نبی اور رسول مین کیا فرق ہے؟ ہمارے پیغمبر صلعم پر کون کتاب نازل ہوئی؟ ان کی دعوت عام تھی یا خاص؟ ان کی نسبت تمام جن و انس کا کیا فرض ہے؟ حضرت ادریس کا جانشین کون ہوا؟ حضرت شیث نے کس زمانے کس سنہ اور کس عمر مین انتقال فرمایا؟

نوح

پس از چاردہ سال از وفات شیث در سنہ ۳۵۱۵ قبل محمدؐ از صلب

لمک حضرت نوحؑ پیدا شد که پیغمبرے جلیل القدر است۔ در زمان او تمامی اولاد آدم بدام شیطان افتاده مبتلائے شرک و عصیان و کفر و طغیان شده بودند۔ جا بجا هیاکل و بتخانه ها بنا نموده معبودان باطل را قائم کردند و عبادت حضرت ذوالجلال را ترک گفته اصنام و اوثان ساخته خود را برائے پرستش و عبادت گزیدند که به اسمائے وَدّ۔ وسواع۔ و یغوث و یعوق و نسر موسوم بودند۔

نوح پنجاه ساله بود که حضرت جل جلاله او را به پیمبری گزیده بر هدایت خلق الله مامور فرمود۔ بمجرد نزول حکم ربانی او پیش مردمان رفته آغاز تبلیغ توحید کرد و از عذاب الٰهی ترسانید۔ ایشان از قبول حق ابیٰ و از اقرار توحید انکار نمودند و گفتند تو انسانے همچو ما هستی چرا اطاعت تو کنیم۔ نیز مے بینیم که بجز چند اراذل و اجلاف کسے سخن ترا قبول نه کرده۔ نوح گفت من آنچه گویم بدلیل و برهان میگویم۔ از عقلهائے خود کار گیرید و میان حق و باطل امتیاز کنید۔ من بعوض این هدایت از شما اجرے و انعامے نمیخواهم من نه این گویم که خزانه هائے زمین در دست من است۔ نه دعوائے غیب دانی مے کنم۔ نه خود را فرشته ظاهر مے کنم۔ آنچه که مے گویم اظهار حق و موجب فلاح شما است بدین سخنها کسے گوش نه داد۔

نوح باز رفت و باز گفت۔ چرا که ساعتے هم از ادائے فرض تبلیغ غافل نمے ماند۔ کفار و بت پرستان او را سخت و سست مے گفتند زبان به سبّ و شتم مے کشادند۔ مے زدند۔ بسا اوقات مے گرفتند و

دگلوپش آنچنان خفہ سے کردند کہ غشی بر او طاری شدے و بیہوش بزمین افتادے۔ امّا ہمان ساعت کہ بہ ہوش آمدے لب بہ ہدایت و تبلیغ باز کشادے۔ بہمین حال تقریباً شش صد سال گزشت و بجز چند اشخاص مجھول الحال۔ یکے ہم صدائے دعوت او نشنید۔ قرنہا منقضی شدند۔ نسلہا بعد نسلہا آمدند و رفتند۔ تغیراتے عظیم و انقلاب ہائے بسیار بر صفحہ زمین وقوع یافتند مگر قوم نوح را ہمان آش در کاسہ بود۔

آخر حضرت نوح از قوم خود نا امید شدہ بدرگاہ حضرت رب العزت عرض کرد کہ "الٰہ العالمین اگر ترا ضرورت این مردمان است یا ایشان را ہدایت کن یا مرا صبر عطا فرما کہ جور و ظلم ایشان را بہ تحمل و شکر گوارا کنم"۔ بجوابش وحی ربانی آمد کہ "ازین ہا یکے ہم دین حق را قبول نہ خواہد کرد"۔ ازین آگاہ شدہ نوح لب بہ دعا کشاد و گفت "خداوندا این اشقیائے بدبخت را آنچنان از صفحۂ ہستی محو کن کہ از ایشان اثرے ونشانے نماند۔ نہ دیارے بر روئے زمین باشد و نہ متنفسے بزیر چرخ برین"

این دعا بہ ہدف اجابت رسید و نوح را حکم شد کہ "برائے خود کشتیے بساز کہ تو و فرزندان و دوستان تو و یک جفتے از تمامی حیوانات کہ بر روئے زمین موجود باشند دران پناہ توانند گرفت۔ من طوفانے مے آرم کہ ہمہ این مردمانِ مشرک بے دین غرقاب بحر فنا شوند و یکے ہم از ایشان باقی نماند"

نوح حسب فرمان ربانی سامانے کہ برائے ساختن کشتی ضروری

بود فراہم کردہ بہ ترتیبش پرداخت - دران وقت مشرکین وکفار مے آمدند ومضحکہ مے کردند - یکے پرسیدے "کشتی ساختی آب کجا است؟" دیگرے مے گفت "اے نوح شغل نبوت ورسالت گزاشتہ درودگر شدہ؟" نوح این طعنہائے جان گزا شنیدے وہیچ نہ گفتے

ہرگاہ کہ کشتی مکمل شد حضرت نوح سہ پسران خود سام وحام ویافث وزنہائے ایشان را ودیگر شش کسان را کہ بر او ایمان آوردہ بودند در کشتی گرفت - پس ازان از جملہ حیوانات دنیا یک یک جفت را نیز دران کشتی جاداد - گویند کہ پیکر بیجان آدم را نیز او ہمراہ خود در کشتی برداشت ومنتظر حکم خداوندی شد -

یک ناگاہ تنورے از زمین شکست وآب از دہن او جوشیدن گرفت - ہمان ساعت ابر بر آسمان آمد وباریدن آغاز کرد - ویک ساعتے حالتے آشکارا شد کہ گاہے در دنیا نہ دیدہ بودند ونہ بعد ازان دیدند - از بالا آسمان مے بارید - از زمین تمامی چاہہا وتنورہا وغارہا آب را بالا مے افگندند - کفار ومشرکین سراسیمہ وحیران بہ ہر سو مے گریختند وبر کوہہائے بلند پناہ مے جستند -

حضرت نوح را پسرے دیگر بود کہ بہ کفار ہم نوا بود وگوش بر سخنان ہدایت ترجمان پدر بزرگوار نمے نہاد - نوح چون او را در ورطۂ ہلاکت دید دلش بر شامت حال وشقاوت مآل او بہ سوخت -

بے اختیار آواز داد "بیا کہ ترا نیز در کشتی گیرم" پسر بے دین و شوخ چشم بر شفقت پدری گوش نداده گفت "من بہ کشتی نمے آیم۔ بہ رفاقت دوستان خود بر کوہے پناہ خواہم گرفت"۔ بہ ہمین گفتگو بودند کہ موجے ہمچو کوہے بزرگ درمیان پدر و پسر حائل شد و آن فرزند ناخلف غرق بحر فنا گردید۔ شیونے از سینۂ نوح برخاست و بہ بارگاہ کبریائی التجا برد کہ "خداوندا! این پسر من است"۔ جواب یافت کہ "باشد اما اہل نیست" و نوح بر این دعاے ناصواب خود نادم شد۔

اکنون لحظہ بہ لحظہ شورش و ہیبت طوفان مے افزود۔ بہ اندک زمانے تمام کرۂ خاک زیر آب شد و روے زمین صورت بحرے ناپید اکنارہ گرفت۔ درختان بزرگ و مکانات و قلعہ ہاے بلند تہ آب شدند۔ و آب از قلہ ہاے جملہ کوہہاے عالم بالا رفت و جائے نماندہ کہ انسانے یا حیوانے یا طائرے بلند پرواز پناہ گیرد و جان بہ سلامت برد۔ موجہاے بزرگ ہمچو کوہہاے سر بفلک کشتی را از ہر چہار طرف مے زدند و ازین سو بآن سو مے افگندند۔

نوح و فرزندان و ہمراہان اُو از ہیبت و جلال کبریائی ترسیدہ بہ تسبیح و تہلیل مشغول بودند و کسے نمے دانست کہ انجامش چہ شود۔ بر ہمین منوال تا چہل روز طغیانی ابر و باد و جوش و خروش عالم آب رو بہ ترقی بود۔ و آب بلندی مے گرفت۔ پس از انقضاے این مدت طوفان موقوف شد و حضرت ذوالجلال آب را حکم

فرمود که فرو نشیند۔ زمین را فرمان شد که آب را به درون خود بکشد۔ پس از شش ماه کشتی نوح بر قلۂ کوہ جودی که او را به زبان فرنگ "اراراٹ" گویند قرار گرفت۔ این کوہ بجانب شمال و مشرق ارض عراق و بجنوب کوہ قاف بجائے واقع است که جانب مشرق او مملکت ایران و بسمت مغرب سلطنت ترکان آل عثمان و بجهت شمال مملکت قفقاز که داخل قلمرو روسیه است واقع شدہ۔

این طوفان عظیم در سنہ ۲۹۲۲ قبل از محمدؐ تمام بنی نوع انسان را غرق نمودہ۔ و گویند آن زمان نوح شش صد مرحله از مراحل زندگی خویش طے کردہ بود۔

چون خشکی نمایان شد و روے زمین نظر آمد که از انسان و حیوان و جملۂ ذوی الارواح خالی بود نوح از کشتی بیرون آمدہ در علاقه الجزیرہ رسید که مابین رودہاے فرات و دجله واقع است۔ در آن زمین نوح و اولاد و رفیقان او و سہے آباد کردہ آن را مسکن و مقر خود قرار دادند که بزبان پیشین آن دہ را "ثمانین" مے گفتند پس از ان بنام "سوق الثمانین" شہرت یافت و ندانیم که فی الحال بچه نام مشهور است۔

بہمین قریه اولاد فرزندان نوح نشو و نما یافتند۔ اما بجز فرزندان نوح شخصے دیگر از رفیقان او نسلے نه گزاشته۔ چنانچه جملۂ آدمیان که حالا بر روے زمین هستند از اولاد نوح اند۔ و بہمین سبب

نوح را "آدم ثانی" گویند چراکہ ہمچو حضرت آدم او نیز پدر جملہ مردمان است۔
ہنگامیکہ عمر نوح بہ نہ صد و پنجاہ سال رسید در ۲۵۶۹ قبل از محمدؐ او دنیائے دنی را پدرود فرمود۔ و پسر خود سام را کہ از ہمہ فرزندان بزرگتر بود جانشین و خلیفۂ خویش گذاشت۔

سوالات مشق

حضرت نوح کے والد کا کیا نام ہے؟ وہ کس سنہ مین پیدا ہوئے؟ اُن کے زمانے مین لوگون کا کیا حال تھا؟ ان کے بتون کے کیا نام تھے؟ کے برس کی عمر مین نوح پیغمبر ہوئے؟ ان کے ساتھ ان کی قوم نے کیا سلوک کیا؟ کتنے دنون تک حضرت نوح تبلیغ کرتے رہے؟ حضرت نوح نے کیا دعا کی؟ اس کا کیا جواب ملا؟ اور پھر انھون نے کیا بددعا کی؟ خدا نے ان کو کیا حکم دیا؟ کشتی بناتے وقت لوگ کیا کہتے تھے؟ کشتی مین کتنے آدمی اور کیا کیا چیزین تھین؟ طوفان کی ابتدا کیسے ہوئی؟ پھر طوفان کا کیا حال تھا؟ حضرت نوح کے کافر بیٹے کا کیا واقعہ ہے؟ پانی کہان تک اونچا ہوا؟ کتنے دنون کے بعد طوفان رکا؟ پانی کیونکر گھٹا؟ اور کتنے دنون کے بعد کشتی کہان ٹکی؟ کوہ جودی کہان ہے؟ یہ طوفان کس سنہ مین آیا؟ اس وقت نوح کی کتنی عمر تھی؟ کشتی سے نکل کر نوح نے کہان سکونت اختیار کی؟ نوح کو آدم ثانی کیون کہتے ہین؟ حضرت نوح نے کس سنہ مین وفات پائی؟ اور اُن کا جانشین کون ہوا؟

اولادِ نوح

پیش ازین گفتیم کہ جملۂ بنی آدم از نسل نوح ہستند۔ چنانچہ

مورخین بر آنند که از نسل سام اہل عرب و ایران و روم بوجود آمدند۔ مردم حبش و سودان که به افریقہ نشو و نما یافتند، از اولاد حام اند۔ و ترکان و تورانیان و مغول و اہل چین و یا بونیہ که مشرق زمین مرکز و منشاے ایشان است از خاندان یافث اند۔

اما جملۂ تہذیب و تمدن که بروے زمین به ظہور پیوسته از اولاد سام آغاز یافته۔ و چونکه جملۂ اُمم عرب و بابل و نینوا و شام و فلسطین و مصر و تمامی انبیا علیہم السلام از ہمین دودمان سام بوجود آمدند، ما نیز حالات این نسل را به سلک بیان مے آریم

فرزند سام ارفخشد بود۔ فرزند ارفخشد قینان۔ از قینان شالخ پیدا شده۔ پسر شالخ عابر بود۔ از عابر فالغ و برادرش قحطان بوجود آمدند۔ از فالغ ارغو و از و سارورغ پیدا شده۔ پسر ساروغ ناخور بود و پسر ناخور تارخ که او را آذر نیز مے گفتند۔ و ہمین آذر پدر حضرت ابراہیم علیہ السلام بود۔

و از قحطان بن عابر یعرب پیدا شده که پیش از ہمه بناے آبادی صحراے عرب انداخت۔ پسر یعرب یشجب بود۔ از یشجب سبا بوجود آمده که ملوک سبا و قبائل یمن حمیر و کہلان و عمرو و انمار و عدی و لخم و جذام از نسل او یند۔

ما پیش از تذکرۂ حالات حضرت ابراہیم علیہ السلام حالات چند اقوام عرب و انبیاے ایشان را به سلک بیان مے آریم که

کہ پس از نوح و قبل از ولادت ابراہیم خلیل اللہ جانشین قوم نوح شدہ عروج یافتند و از شامت کردار خود بہ قہر و غضب الٰہی مبتلا گشتند۔ این دو گروہ بودند از نسل ارم بن سام بن نوح۔ اول ایشان قوم عاد بود و دیگر قوم ثمود۔

سوالات مشق

سام بن نوح کی نسل سے کون کون قومین ہین؟ سام کی اولاد مین کون لوگ ہین؟ یافث کی نسل مین کون قومین ہین؟ دنیا کی تہذیب پہلے پہل کس قوم سے نکلی؟ عابر تک سام کی اولاد کا کیا سلسلہ ہے؟ عابر کے بیٹون کے کیا نام ہین؟ اُن مین سے کس کے خاندان مین حضرت ابراہیم ہین اور اُن کا نسب نامہ عابر تک کیا ہے؟ عرب کی آبادی کی بنا کس سے پڑی؟ اُس کا نسب نامہ کیا تھا؟ یعرب بن قحطان کی نسل مین کون کون قبائل ہین؟ حضرت نوح اور ابراہیم کے درمیان عرب مین کون دو قومین گزری ہین جو عذاب مین مبتلا ہوئین؟

عاد و پیغمبر ایشان ہود

از قوم عاد مقصود ما عاد اُولیٰ ہستند۔ چرا کہ پس از ہلاک ایشان جمعے کہ بباعث ایمان آوردن بہ پیغمبر از عذاب الٰہی نجات یافت و در دنیا باقی ماند نزد مورخین بہ لقب عاد ثانیہ مشہور شد۔

مسکن عاد اُولیٰ در جزیرہ نمائے عرب ما بین عمان و حضرموت بمقام احقاف بود۔ پس از طوفان و ہلاک قوم نوح خداوند عز و جل

ایشان را چنان عظمتے و قوتے دادہ بود کہ در آن زمان کسے تاب مقاومت ایشان نیاوردے۔ بسیار تنومند۔ بلند بالا۔ و چیرہ دست بودند۔ ہمین عظمت و شوکت در دلہاے ایشان چنان کبرے و نخوتے پیدا کردہ کہ بہ مردمان دست تعدی دراز کردند۔ و خالق بے ہمتا را فراموش کردہ و بکفر و شرک مبتلا شدہ بتان بے جان و اصنام نافرجام را براے پرستش گزیدند۔

حضرت رب العزت براے ہدایت و اصلاح این قوم حضرت ہود را کہ از گروہ ایشان بود منتخب فرمودہ بہ پیمبری گزید و بسوے ایشان فرستاد۔ او بقوم خود رسیدہ صداے توحید بلند کرد۔ مردم را بجانب کیش توحید دعوت فرمود۔ و از کبر و نخوت و جور و ستم منع کرد۔ ہمہ ہا لب بہ انکار کشادند و گفتند ہم قوت و دولت ماکیست کہ از دستبرد رسم و معبودان خود و آباے خود را بگذاریم۔ ہود ایشان را از عذاب الٰہی ترسانید و فرمود کہ اگر شما این جور و جفا و غرور و نخوت را نہ گزارید و از شرک و عبادت اصنام دست نہ کشید مورد غضب الٰہی خواہید شد۔ مگر بجز چند ضعفاے ناتوان ہیچ کس دعوت حق قبول نہ کرد۔ و آن روز بد بر سر ایشان رسید کہ بہ کیفر کردار خود ہلاک شوند۔

بہ یک ناگاہ ابرے غلیظ بر آسمان نمودار شد۔ گویند کہ از چند سال بہ بلاے قحط مبتلا بودند۔ بمجرد دیدن این ابر خوشنود و شادمان شدند کہ باران رحمت بر سر ما رسیدہ کشتہا را سیراب خواہد کرد۔ چون آن ابر بالاے سر ایشان رسید بادے شدید وزیدن گرفت کہ ہر چیز را تہ

و بالا مے کرد- وخاک وسنگریزہ ہا را از دشت وجبال آوردہ بر سر ایشان مے انداخت- ہر نخل وشجر را از بیخ وبُن بر کند وخانہ ہا را منہدم ساخت- تا ہفت شب وہشت روز این طوفان گرد وباد بہ ہمان شدت طاری بود- ودرین مدت جملہ مشرکان بے دین وجباران متکبرین ہلاک شدند بجز آن چند مردمان کہ بر ہُود ایمان آوردہ از شرک وکفر وطغیان دستکش شدہ بودند- چراکہ حق سبحانہ وتعالی ایشان را ازین طوفان قہر وغضب نجات داد-

این مومنان قوم عاد کہ ازین بلائے طوفان باد وگرد جان بسلامت بردند از مسکن قدیم خود گریختہ بجائے دیگر قیام کردند ومساکن ومنازل عاد اُولی آنچنان ویران وخاموش ماندند کہ ہیچ کس در آنجا نبود-

گویند حضرت ہُود بعمر یک صد وپنجاہ سال رسیدہ بخاک یمن سفر آخرت کرد- وتربت پاک او بخاک حضرموت تا بہ این دم زیارت گاہ انام است- مگر چونکہ حالات قوم عاد وحضرت ہود در توراۃ مذکور نہ شدہ ندانیم کہ ولادت ووفاتش بہ کدامین سال واقع شدہ- ونہ زمانۂ این عذاب الٰہی را متعین مے توانیم کرد بجز اینکہ این واقعات بعد طوفان نوح وقبل از ولادت حضرت خلیل اللہ بہ ظہور پیوستہ

سوالات مشق

عاد اُولی کون تھے اور عاد ثانیہ کون تھے؟ عاد اولی کس جگہ رہتے تھے؟ وہ کیسے لوگ تھے؟ وہ کیوں گمراہ ہوئے؟

اُن کی گمراہی کیا تھی؟ اُن کی ہدایت کے لیے خدا نے کس کو پیغمبر بنا کے بھیجا؟ حضرت ہود نے کیا کہا؟ اور اُن لوگون نے کیا جواب دیا؟ اُن پر خدا کا کیا عذاب نازل ہوا؟ یہ آفت کے دن بلوہ کے رات رہی؟ انجام کیا ہوا؟ اُن مین سے جو لوگ بچے انھون نے کیا کیا؟ حضرت ہود نے کس عمر مین انتقال کیا؟ اُن کی قبر کہان ہے؟ یہ قوم کس زمانے مین تھی؟

ثمود پیغمبر ایشان صالحؑ

پس از زوال و ہلاک عاد حضرت جل وعلا قوم ثمود را چنان قوتے و عظمتے داد کہ کوس لِمَنِ الملکی کو فتند۔ منشاء و مسکن ایشان درمیان شام و حجاز بمقامے بود کہ بنام حجر شہرت دارد۔ حضرت رب العزت این قوم را درازی عمر و شان و شکوہ و رفاہ حال و اطمینان تام دادہ بود۔ در صحرا بناہاے ایوانہاے بزرگ و قصور مستحکم مے نہادند و کوہ ہاے سنگلاخ و درشت را از درون تراشیدہ براے مساکن خود مے گرفتند۔ بعضے از کوہہاے منحوت و مشبک ایشان تا بامروز موجود اند و از عظمت و قوت و کمال ایشان خبر مے دہند۔ بہ مسکن ایشان چشمہ ہاے آب و جو ہاے روان و کشت زار ہا۔ و باغہاے نخل و خرما۔ و دیگر میوہ ہا بودند کہ باعث مزید جبروت و عجب و نخوت ایشان شدند۔

ہمین عظمت و شوکت و ہمین دولت و حشمت ایشان را بر کفر و عصیان و شرک و طغیان داشت۔ خالق بے ہمتا را گزاشتہ بت پرست

شدند۔ و بر ضعفا و مردم ناتوان جور و تشدد آغاز کردند۔ ایشان را
برین نہج ضلالت و غوایت دیدہ حضرت جلّ جلالہ صالح را کہ از ہمین
گروہ مردے نیکوکار و پسندیدہ بود بہ پیمبری گزید و بسوے ایشان
فرستاد کہ آن متمردان سرکش را از قعر ضلالت کشیدہ بر صراط مستقیم آرد۔
چون صالح پیش ایشان رفتہ آغاز تبلیغ کرد ہمہ ایشان برافروختند۔
متکبران ثمود چون صداے صالح شنیدند بحیرت و استعجاب گفتند " اے
صالح۔ ما را از شما امیدہاے بسیار بود۔ مگر شما بہ خلاف آن توقع از ما مے
خواہید کہ بتان و اصنام خود را کہ معبودان ما و آباؤ اجداد ما ہستند بگذاریم
و بجاے معبودان بسیار یگانہ معبودے را گزینیم کہ او را ندیدہ ایم۔
و ندانیم۔ این از ما نمے آید۔ ما را درین دعواے شما شکوک بسیار است
و سخن شما را باور نمے کنیم۔ چہ طور تواند بود کہ وحی خداوند تعالیٰ از گروہ
کثیر ما بر شخصے واحد بیاید و دیگران محروم مانند۔ و بچہ طور میتوانند شد کہ ما ہمہ
مطیع و منقاد شخصے واحد از قوم خود شویم۔ حقیقت حال این است کہ اگر
اینچنین کارے کنیم گمراہ مے شویم و بقعر مذلت مے افتیم۔"

باوجود این انکارِ قوم جناب صالح فرض نبوت را ادا مے فرمود
و بہمان جوش و خروش تلقین دین و تبلیغ شرع متین مے کرد۔ مگر کسے
سخن او را نشنید۔ بجز چند نیک نفسانِ شکستہ حال و ضعیف کہ بر صالح
ایمان آوردہ از کفر و شرک و طغیان باز آمدند۔ روزے مشرکین ثمود از ان
مومنین قوم خود پرسیدند " شما بہ یقین مے دانید کہ صالح را خداے عزوجل

بہ پیمبری گزیدہ بہ سوے ما فرستادہ است؟ مومنان ثمود گفتند" ما را بر نبوت
صالح وثوق کامل و یقین واثق است۔ و اُو انچہ فرماید حسب فرمان
خداوند جل و علا مے گوید۔" مگر مشرکین ثمود باز ہمان راہ ناصواب اختیار
کردہ گفتند" ما این دین شما را ہرگز قبول نہ کنیم۔"

آخرکار ایشان با صالح گفتند" صواب آن ست کہ درمیان ما و شما
آیتے و نشانے مقرر شود کہ با خلاف آن نہ کنیم و از عذاب خداوندگار
کہ شما از وے ترسانید محفوظ مانیم" صالح دربارۂ شترے مادہ گفت کہ
این شترے آزاد و ناقۃ اللہ است شما را باید کہ باو متعرض نشوید۔
او را بگذارید کہ ہرکجا خواہد برود و بچرد و آبشخورے کہ شما از آن برائے
حوائج ضروریۂ خود آب مے گیرید روزے برائے شما باشد و روزے
برائے این ناقہ۔ ہر روز کہ روز آشامیدن ناقہ باشد شما بر آن آب
نروید۔ و او را بگذارید کہ ہرقدر خواہد بیاشامد۔ و بذمۂ شما است کہ بہیچ
نوع این مادہ شتر را ضرر نہ رسانید۔ ورنہ چنان عذاب حضرت جبارِ
قہار نازل شود کہ ہمہ شما ہلاک شوید۔ مردم ثمود این عہد را قبول
نمودند۔ و روزے کہ آن ناقہ آب خوردے بکنار آب نمے رفتند۔

درین زمان معلوم مے شود کہ مشرکین ثمود را دو گروہ بودند کہ
باہمدگر اختلاف داشتند۔ و مخالفت ایشان چنان آتش فتنہ افروخت
کہ برکت امن و امان از آن سرزمین برخاست۔ درین میان
گروہے از ثمود کہ بر عہد خود استوار بودہ نمے پسندید کہ کسے آن

ناقه را ضرر ے رساند۔ اما گروه دیگر پابندی عهد را گران انگاشته مے خواست که عهد شکنی کنند و آن ناقه را از راه خود دور کنند۔ از همین گروه آخر الذکر نُه کس بر عداوت صالح کمر بستند۔ و سوگند ها خورده باهم عهد و پیمان کردند که از همه پوشیده بر صالح و خاندان او شبخونے زنند و اگر کسے پرسد که این شبخون فعل کیست بقسم گویند که ما نے دانیم۔ و غالباً از همین اشقیاے ثمود شخصے بغیر آن که کسے را خبر کند بر آن ناقه حمله کرده پاهاے او را بُرید۔ و هر دم ثمود را به جُرم بد عهدی مبتلا کرده غضب خداے قهار را بر ایشان آورد۔

حضرت صالح چون این جُرم و بد عهدی قوم شنید از عذاب الهی بترسید۔ و ایشان را متنبه کرد۔ سرکشان ثمود بجاے اینکه ازین اندیشه بترسند برافروختند و به صالح گفتند شما تا بکے ما را تهدید و تخویف کنید و از عذاب خداے خود ترسانید۔ انچه تو انید بکنید۔ چرا که ما اکنون از شما خوائف نیستیم و ازین عذاب الهی که شما گوئید پرواے نے کنیم۔ صالح خاموش شد۔ پس از صدور این جرم حضرت رب العزت تا سه روز ایشان را مهلت داد۔ و بروز چهارم بیک ناگاه صیحهٔ عظیمے شنیده شد که سخت و هولناک تر از رعد و برق بود۔ پرده گوش هاے ایشان بدرید و سینه هاے شان چاک شدند۔ و بهمراه آن صداے هولناکِ جان گزا زلزلهٔ شدید پدید آمد و آن سرزمین را زیر و زبر ساخت قصور و ایوان ها منهدم شدند۔ و تمام کفار ثمود هلاک گشتند۔ بجز حضرت

صالح و چند مومنان صادق الیقین کہ بر آن ہادی حق ایمان آوردہ بودند کسے نماند۔ و ہیکل ہاے آن اشقیاے سرکش ہمچو کاہے کہ چارپایہ ہا اور ا پامال کردہ باشند سرنگون و بیجان بر خاک ماندند۔

از روایات قدیمۂ عرب چنان ظاہر مے شود کہ حضرت صالح پس از ہلاک قوم خود اولاً بہ ارض فلسطین شتافت۔ پس از ان در ارض حجاز آمد و بمقامے کہ اکنون در آنجا مکۂ معظمہ آباد است تا نفس واپسین بعبادت الٰہی مصروف بود۔

سوالات مشق

قوم عاد کے بعد خدا نے کس قوم کو عظمت دی؟ وہ قوم کہان رہتی تھی؟ اُن کو خدا نے کیا نعمتین دی تھین؟ وہ کیسے مکان بناتے تھے؟ اُن مین کیا گمراہیان تھین؟ اُن کے پاس خدا نے کس کو نبی بنا کے بھیجا؟ پیغمبر نے دعوت کی تو انھون نے کیا کہا؟ صالح پر کوئی ایمان بھی لایا؟ اُن کے کافرون اور مومنون مین کیا گفتگو ہوئی؟ حضرت صالح اور کافرون کے درمیان کیا نشانی قرار پائی؟ اس کی نسبت کیا شرطین تھین؟ مشرکین کے کَے گروہ تھے؟ اُن کے باہمی جھگڑے سے کیا ہوا؟ کتنے آدمیون نے صالح کے خلاف کس بات پر عہد کیا؟ پھر اس اونٹنی کے ساتھ کیا کیا؟ اس جرم کے کَے روز بعد ان پر عذاب ہوا؟ اُن کی عذاب سے کیا حالت ہوئی؟ کون لوگ عذاب الٰہی سے بچے؟ اس کے بعد حضرت صالح کا کیا انجام ہوا؟

دول اشوریا و مصر

چند روز پس از طوفان اولاد نوح بممالک دور و دراز و خطه ہاے مختلفہ منتشر شد۔ و ہر گروہے از ایشان روشے جدید و طریقے جداگانہ اختیار نمود۔ از توراۃ معلوم مے شود کہ در ۲۸۱۰ قبل از محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردمان بہ این زعم باطل کہ تا بہ آسمان رسند در شہر بابل بناے مینارے بلند نہادند۔ حصول این مقصد محال بود اما بہ پاداش این فعلے گستاخانہ خداوند عالم بہ السنۂ ایشان تفرقہ انداخت۔ و ہر گروہے بزبانے دیگر گویا شدہ بہ اقطار عالم شتافت۔ و بہ خطۂ جداگانہ رسیدہ قرار گرفت۔

چنانچہ چہار سال پس از تعمیر آن مینار در ۲۸۰۵ قبل محمد صلعم نمرود کہ از نسل سام بود در بابل و نینوا و الجزیرہ بناے دولت عظیمہ اشوریہ نہاد۔ و شخصے دیگر کہ از ہمین خاندان بود بہ سرزمین مصر رسیدہ طرح شاہنشاہی فرعون ہاے آنجا انداخت۔ این ہر دو اولین دولت ہاے روے زمین ہستند کہ از تمدن و معاشرت بنی نوع انسان در دنیا بوجود آمدند۔

ملوک و امرا و رعایاے این ہر دو دولت ہا مشرک و بت پرست بودند۔ و کفر و ضلالت ایشان تا بحدے رسید کہ تاجداران این دول خداوند عز و جل را فراموش کردہ خود را خداوند کردگار

گفتند - و در بت خانه ها شبیہ ہائے خود نصب کردہ مردم را بہ پرستش خود داشتند - و نیز بسیارے از اصنام کہ اوہام و خیالات باطلۂ ایشان وضع کردہ بودند معبودان باطل ایشان بودند -

در نینوا و بابل کہ مرکز سلطنت اشوریہ بودند کاہنان و مقتدایان آنجا کواکب و اجرام فلکیہ را نیز معبود خود گفتند - و پس از غور و خوض بسیار از حرکات و تاثیرات ایشان آگاہ شدہ شبیہ ہائے سیارگان و نجوم را از قیاس خود اختراع نمودند و معبد ہائے خود نہادند و ستارہ پرست شدند - اما ایشان بہ دریافت حرکات و حالات افلاک و کواکب آن چندان منہمک شدند کہ فنون ہیأت و نجوم را پیدا کردند کہ تا این زمان در تمامی عالم رواج دارند - و حساب سنین و شہور و ایام ہا نیز وضع کردۂ ایشان است -

علاوۂ این علوم در بابل و مصر علوم روحانیہ نیز رواج یافتند کہ آن مردم آنہارا "الٰہیات" مے گفتند - و بپابندی آن علوم تن در ریاضت و نفس کشی دادہ قوائے باطنیہ و انکشافات روحانیۂ خویش را ترقی و نشو و نمائے دادند - ہمین علم ماخذ فلسفۂ الٰہی بت پرستان پیشین شدہ -

سوالات مشق

آسمان پر پہونچنے کی لوگوں نے کیا تدبیر کی تھی ؟ وہ تدبیر کس سنہ میں کی ؟ اس کا انجام کیا ہوا ؟ اس مینار کی تعمیر کے چار سال بعد کیا ہوا ؟

نمرود نے کس سال سلطنت قائم کی؟ اس کی سلطنت کہاں تھی؟
وہ کس خاندان سے تھا؟ مصر کی سلطنت کی بنیاد کب پڑی؟ کس
سے پڑی؟ دونوں سلطنتوں کا دین کیا تھا؟ اُن کے بادشاہ اپنے کو
کیا بتاتے تھے؟ نینوا اور بابل والوں نے کیا طریقہ اختیار کیا؟ انھوں
نے کون سے علم ایجاد کیے؟ اُن کے علم روحانی کیا تھے؟ اور ان
علموں سے قدیم بت پرستوں نے کون علم اخذ کیا؟

ولادت حضرت ابراہیمؑ

بزمانے که نمرود بر تمامی عراق و الجزیره و آرمینیه متصرف و قابض
بوده دعوائے ربوبیت مے کرد ہمین سرزمین از صُلب آذر بن ناحور
که در توراة بنام تارخ یاد کرده شده دو ہزار پنج صد و شصت و ہفت
سال پیش از محمد صلی اللہ علیه وسلم فرزندے پیدا شد که نام نامیش ابراہیم
بود۔ گویند که منجمان از سال ولادت ابراہیم که بت شکن و ماحی اصنام
باشد نمرود را خبر کرده بودند و او را بر آن داشته که ہر پسرے که در آن
سال در میان آن مملکت بوجود آید از آغوش مادر کشیده ذبح کرده شود۔ ازین
اندیشه مادر ابراہیم قبل از ولادت فرزند از میان مردم گریخته بغار کوہے
پناه گرفت۔ ہمان غار حضرت ابراہیم پیدا شد و ہمان جا نشو و نما یافت و
پس از چند سال او را بخانه آوردند۔

گویند ابراہیمؑ در آخر ماه قمری بوقت شب از غار بیرون آمده
ذوحی الارواح زمین و اجرام نورانیه سپہر برین را دید۔ و او لیکن

فکرے کہ در دل حق جوے اُو جا گرفتہ این بود کہ خالق ارض وسما۔ و پیدا
کنندۂ این ہمہ اشیا۔ و پروردگار من کیست۔ بہمین اندیشہ چشمش بہ
سوے فلک رفت و کوکبے بزرگ را دید کہ نورش بر دیگر ستارہا
غالب بود۔ بخود گفت چنان پندارم کہ ہمین ستارہ خداے من است۔
پس از ساعتے چون آن ستارہ غروب شد گفت "چیزے کہ بزیر رود نہ
خالق من نمے تواند شد"۔ درین میان ماہ برآمد گفت "این پروردگار
میتواند شد"۔ بعد ساعتے آن ہم بزیر زمین رفت و ابراہیم گفت "این ہم
خالق من نیست۔ پروردگار من اگر مرا ہدایت نہ فرمود من گمراہ مے
شوم"۔ بہ ہمین اندیشہ بود کہ صبح شد و آفتاب برآمد۔ اُو را دیدہ گفت
"این از ہمہ بزرگ و روشن تر است۔ ہمین پروردگار من باشد"۔ مگر ہنگامے
کہ او ہم غروب شد بمردمان گفت "من از شرک شما بیزارم۔ خالق من
آنست کہ این ہمہ کواکب را پیدا کردہ و قادر و توانا است"۔

پس از آن حضرت خداوندگار ابراہیم را حسب تمناے
اُو ہدایت کرد و فرمود "مسلمان شو" و او گفت کہ "بر خداوند عالم ایمان
آوردم و مسلمان شدم"۔ بہ ہمین زمان خداے تعالےٰ اُو را از خلعت
نبوت سرفراز نمود و براے پیمبری خود گزید۔

کار پدر ابراہیم آذر بت تراشی بود۔ سنگ را تراشیدہ تمثالہاے
معبودان قوم مے ساخت و مے فروخت۔ و بہ نہجے مقتدا و سرگروہ صنم
پرستان بود۔ ابراہیم اسلام را پیش از ہمہ بر پدر خود پیش کرد

وگفت" اے پدر من - چرا عبادت این تمثالہاے بیجان کنی کہ نہ بینند ونشنوند ونہ ہیچ کس نفعے یا ضررے توانند رسانید - خداے عز وجل مرا علمے دادہ کہ ترا ازان بہرہ نیست - باید کہ پیروی من کنی تا ترا ہدایت کنم و تو بر صراط مستقیم باشی - اے پدر من - پرستار شیطان مباش - چراکہ شیطان نافرمانی خداوند عالم کردہ - و مردمان را بسوے باطل مے برد - اے پدر من - مے ترسم کہ تو مبتلاے عذاب الٰہی نشوی و از گروہ شیطان شمار کردہ شوی" - آذر چون این سخنان شنید کہ بہ خیالش عجیب و غریب بودند بہ فرزند گفت" ابراہیم - شاید تو از معبودان ما برگشتہ شدہ؟ اگر این خیال را ترک نہ کردی ما ترا سنگسار مے کنیم - دور شو از پیش من" ابراہیم پدر را سلام مفارقت کرد و گفت" بر این ہم من براے مغفرت تو بدرگاہ حضرت کردگار دعا خواہم کرد - و من شمارا و نیز این معبودان شمارا مے گزارم کہ ایشان را بمقام خالق عالم گزیدہ اید"

اکنون دعوت توحید و تبلیغ ملت حنیفیہ ابراہیم در مردمان شہرت یافت - و ایشان از و پرسیدند" معبود تو کیست؟" گفت" آنکہ پروردگار جہانِ عالم است" گفتند" او کہ نمرود است" ابراہیم گفت" من آن خداے بزرگ را مے پرستم کہ مرا پیدا کردہ" درین میان سخنان ابراہیم تا بگوش نمرود ہم رسیدند و مردمان بہ او شکایت بردند کہ ابراہیم معبودان ما را بہ نظر مردم ذلیل و خوار مے کند -

ہمین اثنا روزِ عیدِ بت پرستان آمد کہ ہمہ ہا بیرون شہر رفتہ

به تفرج و تماشا مصروف مے شدند۔ ابراہیم ہمراہ ایشان نه رفت و در شہر ماند
و ہنگامیکه شہر را از مردم خالی دید به بتخانهٔ ایشان رفت دید که بسیارے از
تمثالہاے بزرگ و کوچک متصل یکدگر نصب کرده شده اند۔ و بت پرستان
پیش از رفتن به تماشائے عید اقسام طعام را پیش ایشان نہاده اند که در
غیبت ایشان تناول فرمایند۔ ابراہیم ہمه ایشان خطاب کرده گفت
"چرا نمے خورید؟" ہیچ جواب نیافت و گفت "بر این ہم قادر نیستید که
جواب من گوئید" و به تیشه که ہمراه خود آورده بود آن تمام صنمہا را
چنان زد و کوب کرد که دست و پاے ایشان پاش پاش شدند مگر صنمے
که از ہمه بزرگ تر بود از ہیچ تعرض نه کرد و آن تیشه را بدست او بسته از بتخانه بیرون آمد۔

مشرکان از عید پس آمده چون معبودان خویش را در آن حال
دیدند فریاد برکشیدند۔ و ہر یک از دیگرے مے پرسید که این کار کیست
و ہر که کرده باشد ظالمے و دشمنے است۔ بعضے از ایشان گفتند "بخیال ما
این کار آن نوجوانے است که بنام ابراہیم موسوم است۔ چراکه
او ہمیشه تحقیر و تذلیل معبودان ما مے کند" برین قیاس وثوق کرده
ابراہیم را گرفتند و پیش نمرود بردند۔ و روبروے نمرود از ابراہیم
پرسیدند که "معبودان ما را تو شکستی؟" او بجواب گفت "غالبا این کار
آن صنم بزرگ باشد که تیشه بدست خود دارد۔ و او را از شما شکایت است
که اگرچه از ہمه بزرگ تر است مگر شما به روے او پرستش اصنام خرد
و کوچک نیز مے کنید۔ از خود ایشان چرا نمے پرسید تا شما را خبر دہند که این

کار کیست" - ہمہ ہا ازین قول ابراہیم عاجز شدہ سرہاے خود را زیر
انداختند و بہ ندامت گفتند کہ "نطق و سخن گفتن از این اصنام نمے آید"
ابراہیم گفت "ہمین بتان عاجز و تمثالہاے بیجان را مے پرستید کہ نفعے یا
ضررے بشما نتوانند رسانید - و خداے ذوالجلال را گذاشتہ اید کہ خداوند
کردگار و خالق عالم است ؟ واے بر شما و بر معبودان شما !"

درین وقت نمرود پرسید" بگو خداے تو کیست کہ اُو را مے پرستی
و مردم را بسوے عبادتش میخوانی ؟" ابراہیم گفت "پروردگار من آن است
کہ زندگی و موت بدست اوست" نمرود گفت "این کار من است - دو
مجرمان را مے گیرم یکے را مے کشم و دیگرے را زندہ مے گذارم" ابراہیم
فرمود" خداے من خورشید را از مشرق بر مے آرد تو مے توانی کہ او را از
مغرب بیاری ؟" بر این سخن ابراہیم نمرود مبہوت ماند - و ہیچ نتوانست گفت -

اکنون قرار یافت کہ آن پیغمبر خداپرست ذی شان را بہ آتش
انداختہ معبودان خود را مسرور و جبر نقصان ایشان کنند - چنانچہ نمرود فرمان
داد کہ از ہر جا ہیزم ہا فراہم آوردہ شود - وقتیکہ انبارے عظیم از ہیمہ ہا
گرد آمد در آن آتش زدند و چون دیدند کہ تمام ہیمہ ہا آتش گرفتند و شعلہ ہا
بر آن بلند شدہ تمام بت پرستان جمع شدہ ابراہیم را در آتش انداختند
حضرت خداوند کردگار کہ داناے حال است آتش را حکم فرمود
کہ "اے آتش براے ابراہیم سرد و خوشگوار شو" وہمان ساعت آن آتش
در نظر ابراہیم صورت گلزارے پیدا کرد کہ اُو میان شعلہ ہا بہ اطمینان

ولطف تمام نشستہ بود بہمین حال چند روز گزشت۔ نمرود باین خیال بود
کہ تمامی اعضائے ابراہیم سوختہ وخاک شدہ باشند مگر بہ خواب دیدکہ ابراہیم
میان آتش زندہ وسالم موجود است۔ بر بالائے منارے کہ قریب آن
آتش ساختہ بود رفت و دید کہ ہمچنان است کہ بخواب دیدہ وا براہیم بدرون
شعلہ ہائے آتش خرسند وشادمان نشستہ است۔ آواز داد کہ "اے
ابراہیم۔ بے شک خدائے تو بزرگ است کہ ترا ازین آتش نجات
داد۔ میتوانی کہ بیرون آئی؟" ابراہیم گفت "بلے میتوانم"۔ پرسید
"ازین آتش نمے ترسی؟" فرمود "نے"۔

پس ازان ابراہیم از آتش بیرون آمد۔ ونمرود ازین ماجرا چنان
خائف بود کہ بعد این زمان در تبلیغ توحید واشاعت دین حنیفی ابراہیم
راگاہے مزاحم ومانع نہ شدے۔ مگر بخوف زوال سطوت وخدائی
خودش ملت حقہ راقبول نہ کرد۔ و بہ سبب کفر وضلالت او دیگر مردمان نیز
از شرک وطغیان باز نمے آمدند۔ تاہم چند کسان بر نبوت ابراہیم ایمان
آوردند۔ لوط ہم کہ پسر ہاران برادر ابراہیم بود کیش حنیفی ابراہیم را
قبول نمود۔ ابراہیم را سوائے ہاران برادرے دیگر بود کہ ناخور نام
داشت۔ این ناخور پدر بتویل بود وبتویل پدر لابان وخواہرش
ربقہ بود کہ اسحق فرزند ابراہیم اورا بزنی گرفتہ واز بطن او یعقوب
بوجود آمدہ۔ ولابان برادر ربقہ دو دختر داشت لیا وراحیل کہ ہردو
ازواج یعقوب بودند

وسارہ نیز کہ دختر ہاران اکبر عم ابراہیم و بنت عم او بود برابراہیم ایمان آوردہ۔ ابراہیم اور ا بزنی گرفتہ۔ وازشکم او فرزند او اسحق پیدا شد۔

سوالات مشق

حضرت ابراہیم کس زمانے مین اور کہان پیدا ہوئے؟ اُن کے والد کا کیا نام تھا؟ توراۃ مین اُن کے والد کا کیا نام ہے؟ اُن کی والدہ غار مین کیون چلی گیئن؟ غار سے نکل کے ابراہیم نے کیا دیکھا؟ پہلا کیا خیال اُن کے دل مین پیدا ہوا؟ ستارون کو دیکھ کر اُنھون نے کیا کہا؟ اور پھر کس انجام کو پہونچے؟ خدا نے اُن کو پہلا کیا حکم دیا؟ نبوت کب دی؟ اُن کے والد کا کیا پیشہ تھا؟ ابراہیم نے باپ سے کیا کہا؟ آذر نے کیا جواب دیا؟ پھر کیا ہوا؟ اور لوگون سے ابراہیم سے کیا گفتگو ہوئی؟ عید کو جب بت پرست شہر کے باہر گئے تو ابراہیم نے کیا کیا؟ لوگ کیون ابراہیم کو نمرود کے سامنے لے گئے؟ نمرود کے سامنے ابراہیم اور مشرکون مین کیا گفتگو ہوئی؟ پھر خود نمرود سے کیا گفتگو ہوئی؟ اُن کے لیے کیا سزا تجویز ہوئی؟ جب وہ آگ مین ڈالے گئے تو خدا نے آگ کو کیا حکم دیا؟ نمرود کو کیونکر خبر ہوئی کہ ابراہیم آگ مین زندہ ہین؟ پھر کس طریقہ سے اُس نے ابراہیم کو دیکھا اور ان سے کیا باتین کین؟ حضرت ابراہیم کے آگ سے نکل آنے کے بعد کیا ہوا؟ نمرود نے خدا کا سچا دین کیون نہ قبول کیا؟ حضرت ابراہیم کے دین کا کیا نام ہی؟ اُن کے ساتھ کون لوگ ایمان لائے؟ لوط اُن کے کون تھے؟ ربقہ کون اور کس کی بیوی تھین؟ لیا اور راحیل کس کی بیٹیان اور کس کی بیویان تھین؟ سارہ سے ابراہیم سے کیا رشتہ تھا؟

وہ حضرت ابراہیم کی کون تھیں؟ اُن سے کون پیدا ہوا؟

ہجرت ابراہیم از وطن

چون نمرود و اہل الجزیرہ از شرک باز نیامدند و ابراہیم دید کہ موعظتش

بردلہاے ایشان ہیچ اثر ندارد ارادۂ ترک وطن کردہ از حضرت خداوند

جل جلالہ رخصت ہجرت خواست و زن خود سارہ و لوط و دیگر اتقیا و

و مومنان را کہ بر دین حنیفی اُو بودند ہمراہ گرفتہ بسوے مغرب شتافت۔

و در ۲۴۹۲ قبل محمدی بہ ارض کنعان رسید۔ پس از ان خاک کنعان

را نیز گزاشتہ بہ سرزمین مصر رفت چراکہ عنان جہانبانی آن مرزبوم بدست

فرعونے بود کہ بنام سنان شہرت داشت و از نسل سام بن نوح یعنی ہم

خاندان ابراہیم بود۔

سارہ بسیار صاحب جمال بود و چہرۂ زیبا داشت۔ فرعون چون

آوازۂ حسن و جمالش شنید کسے را پیش ابراہیم فرستاد و پرسید کہ "این کدام

زن است کہ ہمراہ تست" ابراہیم چون دید کہ فرعون بعوض آنکہ با او

سلوک برادرانہ کند جویاے حالات زنش ہست ممکن است کہ ارادۂ

ناصواب داشتہ باشد و بہ خیال گرفتنش آمادۂ قتل من شود گفت کہ

"این خواہر من است" چہ کہ جمیع مومنین و مومنات از رشتۂ دین باہم

برادر و خواہر اند۔ پس از ان فرعون اُو را فرمان داد کہ سارہ را آراستہ

و پیراستہ پیش من بفرست۔ ابراہیم جبراً و قہراً ہمچنان کہ فرعون خواستہ

بود سارہ را بیار است و بخانۂ فرعون فرستاد و خود بہ نماز ایستادہ بدرگاہ
حضرت رب العزت تضرع و زاری آغاز کرد۔

سارہ چون پیش فرعون رسید اُو بہ خلوت بُردہ خواست
کہ دست خود را بہ سوے اُو دراز کند۔ دستش از کار رفت وشل شد۔
بہ سارہ گفت دعا کن کہ دستم درست شود و وعدہ مے کنم کہ ترا ضرر
نرسانم و بر تو جبر نہ کنم۔ ہمان دم کہ سارہ دست دعا برداشت
دست فرعون درست شد۔ باز آمادۂ شر شد و باز ہمان انجام پیش آمد۔ چون سہ
بارہ دستش شل شد و از دعاے سارہ از ان عذاب نجات یافت
حاجب خود را طلبید و گفت "این را ببرید۔ از جائے کہ آوردہ اید
برسانید۔ و دختر من ہاجرہ را نیز بہ خدمتش دہید چرا کہ بہ خدمت زنے
پارسائے ہمچو سارہ ماندن از شاہزادگی مصر اولی تر ست"۔

سارہ چون ہاجرہ را گرفتہ پیش ابراہیم باز آمد اُو نماز و
عبادت را ختم کردہ حالش پرسید۔ سارہ جملۂ واقعات بیان کردہ
گفت "خداے عز و جل مرا از دست آن کافر بے دین نجات دادہ۔
و دختر خویش را نیز براے خدمت من بمن دادہ"۔

بہ پیروی ظاہر تورات و بیانات یہود و نصاریٰ اکثرے
از ائمہ سیر و مورخین اسلام بر آنند کہ ہاجرہ کنیزے بود کہ فرعون
سارہ را دادہ مگر اکنون بہ دلائل معتبرہ و براہین مستند بہ ثبوت
پیوستہ کہ ہاجرہ بجاے کنیز بودن دختر فرعون مصر بود چنانکہ ما نوشتیم۔

پس از آن ابراہیم از جور فرعون ترسیده ارض مصر را گزاشت و بہ ارض کنعان واپس آمده در آن سرزمین توطن گزید - و بمقام سبع طرح اقامت انداخت - بہ نزدیکی سبع جائے دیگر بود سدوم کہ آنجا قومے ناخداترس و بدکار مے ماند - برائے ہدایت و اصلاح ایشان حضرت ابراہیم در سال ۲۰۹۱ قبل محمدی برادرزادۂ خود لوط را فرستاد کہ اکنون او را نیز خدائے عز و جل بہ پیمبری گزیده بود - پس از آنکہ لوط بمقام سدوم رسیده تبلیغ و موعظت آغاز کرد مردم سبع ابراہیم را چنان زحمت دادند کہ او آن مقام را نیز گزاشتہ بمقامے دیگر شتافت کہ بنام "قط" شہرت داشت و ابراہیم ہمین جا توطن گزید - این شہر بہ خطۂ بود کہ الحال درمیان بلاد قدس درملہ واقع ہست

سوالات مشق

اہل وطن نے دین نہ قبول کیا تو حضرت ابراہیم نے کیا ارادہ کیا؟ وہ کن لوگوں کو ساتھ لے کر کدھر روانہ ہوئے؟ ارض کنعان مین کس سال پہونچے؟ پھر کہان گئے؟ مصر کا بادشاہ کون تھا؟ وہ کس نسل اور خاندان سے تھا؟ سارہ کے بارے مین فرعون نے کیا دریافت کیا؟ اور پھر اس نے ابراہیم کے پاس کیا حکم بھیجا؟ جب تک سارہ فرعون کے پاس رہین ابراہیم کیا کرتے رہے؟ سارہ کو فرعون سے کیا معاملہ پیش آیا؟ پھر اُس کے رخصت کرتے وقت کیا چیز اُن کے حوالے کی؟ ہاجرہ فرعون کی کون تھین؟ اس بارے مین مورخین سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ اور وہ غلطی کیون ہوئی؟ بعد ازان

ابراہیم کہان گئے؟ کہان سکونت اختیار کی؟ لوط کی اب کیا شان تھی؟ انھیں ابراہیم نے کہان بھیجا؟ اس کے بعد حضرت ابراہیم نے کہان جاکر قیام کیا؟ اور وہان کیون چلے گئے؟

ولادت اسماعیل و اسحٰق

ابراہیم را تا بہ پیرانہ سری فرزندے نہ بود۔ و بہ اندوہ بے وارثی گرد ملالے در چشم حسرت داشت۔ و ہمچنان زنش سارہ از لاولدی ملول و حزین بود۔ آخر الامر اندوہ ایشان بجائے رسید کہ سارہ ہاجرہ دختر فرعون را کہ از مصر ہمراہ خود آوردہ بود بہ عقد شوہر پیر سال داد کہ شاید از و فرزندے پیدا شود و مایۂ تسکین ما باشد۔ حضرت آفریدگار ابراہیم را در سنہ ۲۴۸۱ قبل محمد صلعم از بطن ہاجرہ پسرے داد کہ بنام اسماعیل موسوم شد۔ سارہ چون پسر ضرۂ خویش ہاجرہ را دید وخود را ازین نعمت محروم یافت بجائے آنکہ تسلی گیرد بر محرومی خود بیش از پیش بہ سوخت۔

سارہ ہمین حال پُر ملال بود کہ روزے چند فرشتگان بہ شکل آدمیان پیش ابراہیم آمدند۔ ابراہیم بہ ضیافت مہمانان ضرب المثل بود۔ گوشت گوسالہ کہ داشت پیش ایشان نہاد۔ فرشتگان دست از طعام باز داشتند و گفتند آدم نیستیم کہ طعام خوریم ما فرشتگانیم و حسب فرمان ایزدی بدین مقصد در دنیا آمدہ ایم کہ بر قوم گنہگار لوط عذاب کنیم۔ و پیش شما برائے آن آمدیم کہ شما را مژدۂ فرزندے دہیم کہ از بطن سارہ

بوجود آید - ابراہیم و سارہ ہردو ازین خبر حیران ماندند و گفتند" این چگونہ شود - من پیر فانی ام و زنم سارہ بہ عمرے رسیدہ کہ ازو فرزندے پیدا شدن امکانے ندارد" فرشتگان بجواب گفتند کہ " این رحمت خداوند کردگار است و از رحمت اُو نا امید نباید شد"

پس ازان سارہ حاملہ شد و ازو فرزندے تولد یافت کہ نامش اسحٰق نہادند -

سارہ آن چنان حقوق قدامت در فاقت و آن درجہ اثرے و وقعتے در دل ابراہیم داشت کہ اُو گاہے خلاف اُو نہ کردے - حالا چون اُو نیز مادر پسرے شدہ نتوانست کہ پسر ہاجرہ را نیز در خانہ خود بیند کہ شریک و سہیم حقوق فرزندی ابراہیم باشد - بہ شوہر گفت و اصرار کرد کہ " ہاجرہ و فرزندش را از خانہ بیرون کردہ بجائے بگذار کہ در آنجا نہ آب و گیاہ باشد و نہ مسکنے و مامنے" رضاے خداوند کردگار ہم چنین شد و ابراہیم مطابق آرزوے سارہ ہاجرہ و فرزندش را بردہ در آن وادی غیر مزروع گذاشت کہ اکنون بر آن بقعۂ پاک مکۂ معظمہ آباد است -

چون ابراہیم ہاجرہ و اسمٰعیل را دران مقام پاک وحشتناک گذاشتہ و مقدارے از آب و غذا پیش ایشان نہادہ عزم واپسی کرد ہاجرہ با دل صد چاک و چشم نمناک پرسید اُے ابراہیم - ترا کہ گفتہ کہ ما را بہ چنین خطۂ بے آب و گیاہ اندازی؟ نہ درین جا زراعتے و نخلے است و نہ گوسفندے و غنمے کہ شیرش را غذاے خود سازیم - نہ درین مقام آبے است و نہ زادے و غذائے

وہ اینجا نیست وہ علومے ندانیم" ابراہیم بجواب گفت "ہمین حکم پروردگار من است" ازین جواب ہاجرہ مطمئن شد و گفت "اگر فرمان خداوند پروردگار ما چنین است باکے نیست۔ او ما را ہلاک و ضائع نخواہد کرد۔"

پس از آن چون ابراہیم بخیال واپسی پشت بسوے زن و فرزند کرد دل او نیز بر بیکسی زن و فرزند بسوخت۔ قدم از رفتن باز داشت۔ و رو بہ حضرت رب الارباب آوردہ دست دعا برداشت و گفت "پروردگارا من ذریت خود را بجوار خانۂ محترم تو و برائے عبادت تو بچنان وادیے سکنیٰ گذاردم کہ در آنجا نہ آبے است نہ زراعتے۔ خداوندا دلہاے مردمان چنان شوقے و کششے پیدا کن کہ بسوے ایشان بیایند و میوہ ہاے زمین را رزق ایشان کن۔" این گفت و زن و فرزند را در آغوش تقدیر گذاشتہ بسوئے خانۂ خود شتافت۔

سوالات مشق

حضرت ابراہیم اور سارہ کو کیا غم تھا؟ اس غم کے دور کرنے کے لیے سارہ نے کیا کیا؟ ہاجرہ کے بطن سے کون لڑکا پیدا ہوا؟ وہ کس سنہ میں پیدا ہوا؟ اسمٰعیل کی ولادت پر سارہ کا کیا حال ہوا؟ ابراہیم کے گھر میں فرشتے کس وضع میں آئے؟ انھوں نے اپنے آنے کا کیا مقصد بیان کیا؟ پھر ابراہیم کو کیا خوشخبری دی؟ اُن کو اور سارہ کو کیوں تعجب ہوا؟ سارہ کے بطن سے کون لڑکا پیدا ہوا؟ سارہ کے ساتھ ابراہیم کا کیسا برتاؤ تھا؟ سارہ نے ہاجرہ اور اسماعیل کے بارے میں ابراہیم سے کیا کہا؟ ابراہیم نے دونوں

ماں بیٹوں کو کہاں لا کے چھوڑا؟ ابراہیم کے جاتے وقت ہاجرہ نے اُن سے کیا کہا؟ اور ابراہیم نے ان کو کیا جواب دیا؟ پھر خود ابراہیم نے کیا دعا مانگی؟

مسکن اسمٰعیل

چون آب کہ ابراہیم نزد زن و فرزند گذاشتہ بود ختم شد تشنگی ہردو را پریشان کرد۔ کوہ ہاے صفا و مروہ قریب از ایشان بودند۔ ہاجرہ دویدہ بر بلندی کوہ صفا رسید و ہر سو دید کہ شاید از آب نشانے باید۔ آنجا درین مقصد ناکام ماند و بجانب کوہ مروہ شتافت۔ آنجا ہم از آب نشانے نیافت۔ بہ اضطراب تمام ہفت بار از صفا بسوے مروہ و از مروہ بسوے صفا دوید۔ و ہمین سنت ہاجرہ را حجاج تا بہ امروز بہ سلسلۂ مناسک حج بجا مے آرند۔

ہاجرہ چون از آن کوہہا بے نیل مرام نزد فرزند آمد دید کہ از زیر پائش چشمۂ آبے جاری است۔ خاک را از ہر سو بلند کردہ خواست کہ آب آن چشمہ را بہ یک جا جمع کند۔ و بہ سوے آب خطاب کردہ گفت "زم زم" (ٹھہر جا) چنانچہ ہمین الفاظ "زمزم" نام آن چشمہ قرار یافتند۔ و حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم در بارۂ او فرمود کہ "سُقیٰ اسماعیل" یعنی آبخورہ اسمعیل است۔ و این نخستین برکتے و رحمتے بود کہ پس از رفتن ابراہیم ہاجرہ و اسماعیل از وبہرہ یاب شدہ آرزومند مزید برکات الٰہی شدند۔

چون طیور ہوا ازین آب آگاہ شدند از ہر سو گرد آمدہ بہ بال افشانی در پرواز آمدند- گروہے از مردم جرہم کہ در آن نزدیکی در وادیے فرود آمدہ بودند از آن طیور نشان آب یافتہ بہ آن مقام رسیدند و بہ ہاجرہ گفتند اگر خلاف شمانہ باشد ما نیز ہمین جا قرار گیریم- شما از ما اُنسے و سوالانے یابید و ما پس از اداے قیمت از آب شما بہرہ اندوزیم- ہاجرہ سؤال ایشان را قبول فرمود- و آن مردمان جرہم نیز در آن وادی خیمہ ہا زدہ طرح آبادی مکہ انداختند-

اسماعیل برکنار ہمان چشمۂ زمزم نشو و نما یافت- از صید و شکار برائے خود و مادرش قوت ہم رسانیدے و ہموارہ مصروف خدمت مادر مہربان بودے-

سوالات مشق

جب پانی نہ رہا تو ہاجرہ نے کیا کیا؟ اُن کی سنت حج میں کیونکر ادا ہوتی ہے؟ اسمعیل کے پاس واپس آکر ہاجرہ نے کیا کیا اور کیا کہا؟ زمزم کا نام زمزم کیوں ہوا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کی نسبت کیا فرمایا ہے؟ پانی سے آگاہ ہوکر طیور نے کیا کیا؟ طیور سے کس کو خبر ہوئی؟ جرہم لوگوں نے آکے ہاجرہ سے کیا درخواست کی؟ مکہ کی آبادی کی بنیاد کیسے پڑی؟ اسمعیل نے کس جگہ نشو و نما پایا؟ اُن کی اور اُن کی والدہ کی غذا کیا تھی؟

ذبح ابراہیم

در ۲۲۴۲ قبل محمد صلعم حضرت خداوند ذوالجلال ابراہیم خلیل اللہ
را بذریعۂ خوابے امر فرمود کہ پسر خود را بنام من ذبح کن۔ ممکن است کہ
حضرت خلیل اللہ بزمان لاولدی اینچنین نذرے کردہ باشد و این
زمان خداوند تعالی از آن نذرش اُورا بخواب یاد دہانیدہ باشد۔
بہرحال چونکہ پسر بزرگش بہ ارض حجاز بود ابراہیم دران وادی کہ
زن و فرزندش را گزاشتہ بود رفت و بہ اسمٰعیل پیوستہ گفت "کارد و رسن
بگیرد تا آن درۂ کوہ ہمراہ من بیا۔" اسمٰعیل بوجہے از ارادۂ او آگاہ شد
و گفت "بسر و چشم۔" مگر قبل از رفتن ہمراہ پدر پیش مادر آمد و گفت "پدرم
خواہد کہ مرا ذبح کند۔" آن معصومۂ محترمہ بجوابش فرمود "اگر خداوند کردگار
چنان امر فرمودہ فرمان پدر را برضائے تمام قبول باید کرد۔"

پس از آن اسماعیل کارد و رسن گرفتہ بمعیت پدر بزرگوار
در آن درۂ کوہ رفت۔ چون در آن مقام رسیدند ابراہیم بہ فرزند
گفت "من بخواب چنان مے بینم کہ ترا ذبح مے کنم۔ خیال تو درین امر
چیست؟" اسمٰعیل گفت "آنچنان کن کہ حضرت رب العزت ترا
حکم فرمودہ باشد و مرا انشاء اللہ صابر و شاکر خواہی یافت۔ امّا این قدر
عرض مے کنم کہ وقتیکہ ارادۂ ذبح من کنی دست و پایم را بہ اُستواری
بہ بند۔ مرگ امرے دشوار است۔ شاید کہ بہ تپم و خون من تا دامنت

رسیده اجر مرا ناقص گرداند۔ نیز کارد را بر سنگ تیز کنی کہ بہ آسانی ذبح کنی۔ و بوقت ذبح سر مرا بہ سوے زمین کن۔ ممکن است کہ روے مرا بینی شفقت پدری در حرکت آید و دست تو در اداے فرمان ربانی کوتاہی کند۔ و اگر مناسب دانی پس از ذبح من پیراہن مرا بہ مادرم رسانی کہ باعث تسلّی و تسکین او تواند شد۔" حضرت خلیل اللہ چون این الفاظ از پسر شنید خوشنود شد و گفت "چہ خوش فرزندی کہ در اداے حکم ربانی چنان ممد و معاون من ہستی۔"

اکنون ابراہیم دست و پاے فرزند بستہ اُو را بر زمین انداخت و کارد را تیز کردہ بر گلویش نہاد۔ مگر بحیرت دید کہ کارد بجاے گلو بر قفاے اسماعیل است۔ باز آنرا بر گلو آورد و میخواست کہ ذبح کند کہ یک ناگاہ صدائے از غیب شنید "اے ابراہیم خواب خود را راست کردی۔ اکنون پسر را بگذار و این قوچ را بگیر کہ ترا بعوض فرزندت دادیم۔ ذبیح تو ہمین باشد۔" ابراہیم چون نگریست قوچے جوان و توانا و بزرگ را پیش خود یافت۔ فرزند را بگذاشت۔ و آن قوچ را بر زمین انداختہ ذبح نمود۔

درین امر اختلاف بسیار است کہ ذبیح اسمٰعیل بود یا اسحٰق۔ در توراۃ واقعۂ ذبح بہ نسبت اسحٰق بیان کردہ شدہ۔ و بر بناے آن جملۂ یہود و نصاری اسحٰق را ذبیح مے گویند کہ از بطن سارہ پیدا شدہ بود۔ در قرآن مجید اگرچہ بہ صراحت نہ گفتہ شدہ کہ کدام

یک از ہر دو فرزندان ابراہیم ذبیح بود - اما بہ قرائن چنان فہمیدہ مے شود کہ این شرف اسماعیل را حاصل شدہ - قیاس ہم بہ ہمین خیال مساعدت مے کند - چراکہ اسمعیل فرزند بزرگ بود کہ خداوند عزوجل پس از مایوسی و نامرادی بسیار ابراہیم را عطا فرمودہ - لہذا تکمیل نذر باشد یا از ادائے شکر در ہر صورت فرزند اکبر را تقدم باید شد - در احادیث ہم درین بارہ اختلاف واقع شدہ - چنانچہ بعضے از صحابہ و تابعین و محدثین و مورخین اسلام نیز اسحٰق را ذبیح مے دانند - لاکن مناسک حج کہ یادگار صحیح از افعال ابراہیم و اسمعیل اند شہادت مے دہند کہ بجز اسمعیل دیگرے ذبیح ابراہیم نمے تواند شد - و آنچہ کہ حضرت رسول خدا فرمودہ کہ "من فرزند دو ذبیحان ہستم" بسیار صحیح است -

سوالات مشق

خواب مین خدا نے ابراہیم سے کیا چاہا؟ اُس کی تعمیل کے لیے ابراہیم کہان گئے؟ اسمعیل سے کیا کہا؟ اسمعیل نے کیا جواب دیا؟ اسمعیل نے ماں سے کہا تو انھون نے کیا فرمایا؟ ابراہیم بیٹے کو لے کر گھاٹی مین پہونچے تو اس سے کیا کہا؟ جواب مین اسمعیل نے کیا باتین کہین؟ ابراہیم نے خوش ہوکر کیا کہا؟ ابراہیم نے بیٹے کو قربانی کے لیے گرایا تو چھری کا کیا حال ہوا؟ غیب سے کیا آواز آئی؟ وہ آواز سن کر ابراہیم نے کیا دیکھا اور کیا کیا؟ ابراہیم کی اس قربانی کے بارے مین کیا اختلاف ہے؟ توریت مین کیا لکھا ہے؟ یہود و نصاریٰ کیا کہتے ہین؟ قرآن مین کیا ہے؟ حدیث مین

کیا ہے؟ اکثر صحابہ تابعین محدثین اور علما کیا کہتے ہین؟ حج سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ اور اس مین صحیح کیا ہے؟

نشو ونمائے اسمٰعیل

پس از چندروز ہاجرہ بعالم بالا شتافت و اسمعیل زنے را از جرہمیان بہ عقد نکاح خود آورد۔ درین ہنگام ابراہیم از سارہ رخصت خواستہ بیامد کہ ہاجرہ را ببیند و از دیدار فرزند شادکام شود۔ مگر سارہ شرط کردہ بود کہ چون بردر زنش ہاجرہ رسد نہ از راحلہ فرود آید و نہ آنجا قیام کند۔ ابراہیم چون بہ منزل مقصود رسید اسمٰعیل را بخانہ نیافت از زنش شنید کہ مادرشوہرش بعالم جاودان شتافتہ۔ و شوہرش پے شکار رفتہ۔ ابراہیم از وضیافتے خواست۔ و جواب یافت کہ چیزے خوردنی ندارم کہ پیش تو آرم۔ بر این جواب ابراہیم بہ او گفت "چون شوہرت بخانہ در آید او را از من سلامے رسان و بگو کہ آستان تو خوب نیست دہلیزے بہتر ازین بیار۔" این گفت و راہ مسکن خود گرفت۔ چون اسمٰعیل بخانہ آمد و از زنش شنید کہ پیرمردے کہ چنین شکل و شمائل داشت آمدہ بود و این پیام دادہ است۔ فہمید کہ بجز پدر من دیگرے نباشد و مراد او از آستان زن من است کہ از و خوشنود نہ رفتہ۔ حسب فرمان پدر بزرگوار آن زن را طلاق داد۔ و زنے دیگر را از ہمان گروہ جرہم بہ ازدواج گرفت کہ سیدہ نام داشت و دختر سردار جرہمیان مضاض بود۔

پس از چند روز حضرت ابراہیم باز از سارہ رخصت گرفتہ و برہمان شرط
اوّلین پئے دیدار فرزند بمکہ آمد۔ و این بار ہم اسمٰعیل را نیافت۔
از زنش پرسید کہ کجا رفتہ۔ گفت "پئے شکار رفتہ۔ مگر شما فرود آئید کہ
زود تر مے آید" ابراہیم گفت "چیزے ہست کہ برائے خوردن من
آری" گفت "بلے" و ہماندم شتافتہ گوشت و شیر آوردہ و پیش آن
بزرگوار نہادہ۔ برین فیاضی ابراہیم زن فرزندش را دعائے خیر و
برکت داد۔ آن ہنگام زن اسمٰعیل بعجز و الحاح گفت "از راحلہ
فرود آئے کہ موئے ترا بشویم" وچون دید کہ پیرمرد از مرکب فرود
نمے آید آب در ظرفے بلند کردہ سر و مویش را از ہر دو جانب بشُست
ابراہیم از جود و اخلاق زن پسرش بسیار خوشنود شد و گفت "من
اکنون مے روم چرا کہ اینجا قیام کردن نمے توانم۔ اما چون شوہر تو
بخانہ آید اُو را اسلام من رسان و بگو کہ آستان خود را محکم و استوار
کند" پس از رفتنش چون اسمٰعیل بخانہ آمد و حال آمدن پدر بزرگوارش
و پیام اُو شنید از اخلاق زن خود بسیار شادمان شد و بر حالش
زیادہ از پیش مہربان گشت۔

سوالات مشق

حضرت اسماعیل نے کن لوگون مین شادی کی؟ حضرت ابراہیم سارہ
سے کیا شرط کرکے آئے تھے؟ اسمٰعیل سے ملاقات ہوئی یا نہین؟ اُنکی
بیوی سے کیا باتین ہوئین؟ اور ابراہیم بیٹے کو کیا پیام دے گئے؟

وہ پیام سُن کر اسماعیل نے کیا کیا؟ حضرت ابراہیم دوبارہ آئے تو اسماعیل کی دوسری بیوی کس طرح پیش آئیں؟ اب کی ابراہیم اسمعیل کو کیا پیام دے گئے؟

بنائے کعبہ

درین ہنگام از خداوند کردگار بحضرت خلیل اللہ فرمان رسید کہ "خانۂ محترمے برائے عبادت و اظہار عظمت و توحید اُو تعالیٰ شانہ بنا کنند" بذریعہ فرشتگان یا بروجہے دیگر حضرت جل جلالہٗ اُورا از مقام بنائے آن مرکز توحید نشان داد۔ چنانچہ او بدین غرض بمکہ آمدہ پسر خود اسماعیل راگفت "فرزند من۔ خدائے عز وجل مرا امر فرمودہ کہ خانۂ برائے عبادت او بنا کنم و ترا حکم است کہ درین کار مرا یاری دہی"۔ اسمٰعیل ارشاد پدر بزرگوار را بسر و چشم قبول نمودہ برائے این کار آمادہ شد۔ پس از فراہم آوردن سنگہا پدر و پسر بہ تعمیر مصروف شدند۔ اسمٰعیل سنگہا را از زمین برداشتہ مے داد و ابراہیم گرفتہ آنہا را بالائے یکدیگر مے نہاد۔ چون دیوارہا این قدر بلند شدند کہ دست ابراہیم بر بالائے ایشان نمے رسید ابراہیم سنگے بزرگ را بر زمین نہاد و بر بالائے او ایستادہ دیوارہا را تا بجائے ایشان رسانید بجائیکہ این سنگ بزرگ بوبنام مقام ابراہیم مشہور است۔ چون بنائے این خانۂ محترم بہ تکمیل رسید بہ فرزند فرمود "سنگے بیار کہ از ہمہ سنگہا خوب تر باشد۔ من او را در دیوار بمقامے مقررہ نصب مے کنم تا کہ برائے خداپرستان و دلدادگان توحید از ما نشانے باشد۔ ہمین سنگ حجر اسود

است کہ طواف کنندگان کعبہ تا ایندم اورا بوسہ مے دہند۔

ہنگامیکہ این بزرگان بہ بنائے این خانۂ محترم مشغول بودند بحضرت رب العزت دعامے فرمودند کہ ”خداوندا! این را از ما قبول فرما کہ تو مے شنوی و مے بینی۔ خداوندا ما ہر دو را مطیع و منقاد خود کن۔ و از نسل ما امتے پیدا کن کہ فرمان بردار تو باشد۔ ما را از مناسک حج یعنی طریقۂ عبادت درین حرم آگاہ فرما۔ توبۂ ما قبول کن۔ چراکہ تو قبول کنندۂ توبہ و مہربان ہستی۔ خداوندا درین امت پیغمبر رسلے از ایشان مبعوث فرما کہ آیات ترا برایشان بخواند و ایشان را تعلیم کتاب و حکمت کند۔ و ایشان را پاکیزہ کند۔ تو غالب و دانا ہستی۔“

این نہ قصر قیصرے بود و نہ ایوان کسرائے۔ مگر اولین عبادتگاہے و مکانے کوچک سادہ بود کہ پیش از جملۂ معابد روے زمین از دست آن پیمبران الوالعزم بفرمان ایزد جل و علا پیش از جملۂ معابد روے زمین تعمیر شدہ۔ و عظمتے و برکتے یافتہ کہ در دنیا نہ قصرے را حاصل شدہ و نہ معبدے را۔

پس از تکمیل این عمارت حضرت رب الارباب ابراہیم را فرمود کہ مردمان را بگو کہ حج و طواف این خانۂ من کنند۔ و خود ابراہیم فرزند دیگر پیروان دین حنیفی توحید را ہمراہ گرفتہ بہ منی رفت۔ نمازہاے ظہر و عصر را و مغرب و عشا را آنجا ادا کرد۔ و تا بامداد ہمانجا قیام فرمود۔ و آنجا علی الصباح بوقت غلس نماز فجر خواندہ بسوے عرفات شتافت تا بوقت زوال بعرفات قیام کرد و نمازہاے

ظہر و عصر را جمع فرمود و بجائے رسید کہ آنرا عرفہ گویند۔ پس از غروب آفتاب از آنجا روانہ شدہ بمزدلفہ رسید۔ آنجا نمازہاے مغرب و عشا را جمع فرمود۔ و ہمان جا خواب کرد۔ بامداد و در غلس نماز فجر ادا فرمود و بمقام قزح رسیدہ قیام کرد۔ و چون روز روشن شد ازان کوچ کردہ ہمراہیان را بیاموخت کہ کجا و چگونہ قربانی و حلق راس و رمے جمار و طواف کنند۔

ہمین حج ابراہیم و اسماعیل بود کہ حضرت رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم او را از سر نو آموخت و از رسوم مشرکین عرب کہ در مناسک حج زیادہ شدہ بودند منع فرمود۔

سوالات مشق

اب حضرت ابراہیم کو خدا کا کیا حکم ہوا؟ اس حکم کی تعمیل کے لیے وہ کہاں آئے؟ اسمٰعیل سے مل کر کیا کہا؟ کعبہ کے بنانے مین ابراہیم کیا کام کرتے تھے اور اسماعیل کیا کام کرتے تھے؟ جب دیوارین اونچی ہوگئین تو ابراہیم نے کیا کیا؟ مقام ابراہیم کس جگہ کا نام ہے؟ حجر اسود کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ لوگ اس کی اب کس طرح تعظیم کرتے ہین؟ کعبہ کو بناتے وقت ابراہیم و اسماعیل کیا دعا مانگتے تھے؟ کعبہ کے بن چکنے کے بعد ابراہیم کو کیا حکم ہوا؟ مفصل بیان کرو کہ ابراہیم نے حج کی تعلیم کس طرح دی؟ اس حج کے متعلق آنحضرت صلعم نے کیا کارروائی کی؟

لوط و قوم او

اکنون ماجرائے دیگرے بہ سلک بیان مے آریم کہ در دنیا
بسیار پیش از وفات ابراہیم در ۲۴۶۸ء قبل محمد پیش آمد و تا روز جزا
عبرت روزگار خواہد ماند۔ پیش ازین گفتیم کہ لوط براے ہدایت مردم
آن قریہ ہا مامور شدہ بود کہ بہ لفظ موتکفات یاد کردہ مے شوند۔ بزرگترین
این شہرہا سدوم بود و چار دیگر قریہ ہا بودند کہ ہمان نزدیکی از توابع
سدوم بودند۔

این مردم بدکار ترین مردمان بودند و تن بہ فحش ترین کار ہا
مے دادند کہ قومے دیگر بہ چنین قعر مذلت و بدکرداری نیفتادہ بود۔
ایشان رہزنی مے کردند مسافران را مے گرفتند و چنان سلوکے فحش و شرمناک مے کردند
کہ کسے با کسے نہ کند چرا کہ مردان را بجائے زنان بہ فحش ترین کار ہا مے گرفتند و ہر کہ را
مے یافتند بغرض افعال شنیع خود از راہ مے بردند۔ و خداوند کردگار را گزاشتہ
دالہٗ و شیدائے بتان بیجان شدہ بودند۔ لوط آن مردم را از ارتکاب
این فواحش منع فرمود و بسوے عبادت خداے وحدہٗ لاشریک خواند۔
بارہا بہ ایشان گفت "اگر شما ازین فواحش و افعال زشت باز نیائدید
خداے قہار جبار غضب خود را بر شما مے آرد کہ ہمہ شما ہلاک شوید" مگر ہیچ
یک از ایشان نہ شنید۔ و بکمال شقاوت و بدبختی بہ لوط گفتند "اگر راست
مے گوئی چرا بر ما عذاب الٰہی را نمے آری؟"

آخرکار لوط چنان نامراد و عاجز شد و از قساوت آن مردم تنگ آمد که دست دعا بدرگاه حضرت عز و جل برداشت "و گفت "خداوند این مردمان را مغلوب و مقهور کن" دعایش مستجاب شد- و خداوند تعالی برائے عذاب قوم لوط فرشتگان خود را فرستاد- گویند که این سه فرشتگان جلیل القدر بودند- که یکے از ایشان جبرئیل بود و دیگرے میکائیل و سومی اسرافیل- این فرشته ها چنانکه گفته ایم اول بخانهٔ ابراهیم رفته اُو را مژدهٔ ولادت اسحٰق دادند- و پس از ان بسوے بلاد سدوم شتافتند- و به هیأت مردمان خوبروز یبا شمائل پیش لوط رسیدند که بیرون شهر به اصلاح کشتے مصروف بود- لوط ایشان را مسافران انگاشته مرحبا گفت- ایشان گفتند که "امشب بخانهٔ تو قیام کنیم" لوط مسئول آنها را قبول فرموده ایشان را همراه گرفت و رو بسوے خانه نهاد- در راه از حالات و افعال قوم یاد آورده رو به ایشان آورده و گفت "شما مے دانید که مردم این بقعه بدکار ترین مردمان روے زمین هستند" تاهم ایشان را از همه پوشیده داشته بخانه در آورد و در را محکم بست-

مردم سدوم به لوط گفته بودند که کدامی مسافر را بخانهٔ خود جا ندهد زن لوط که زنے کافره بود و با کفار سدوم ساز داشت همان وقت از خانه بیرون رفته مردم را خبر کرد که لوط چنین مهمانان خوبرو بخانه آورده که حسین و جمیل تر از ایشان ندیده باشید- همان دم کفار بدبخت بر در لوط هجوم آوردند

وگفتند" آن مسافران را که بخانه آورده بیرون آر" و کا بده - لوط

بعجز و الحاح گفت" اے مردمان - از خدا بترسید و مرا پیش رُوے

مہمانان من ذلیل و خوار نکنید - اگر شما را اصرار است دختران مرا

برید لیکن آن کسان را که بدست من پناه گرفته اند آزار مرسانید"

آن اشقیاے بیدین بجواب گفتند" توے دانی که ما از دختران تو

کارے نداریم - ہمان مسافران را که آورده دستگیر ما کن" چو آن اشقیا

بر ہیچ عذرے و التجاے از لوط گوش ندادند او بکمال عجز و الحاح گفت

"کاش مرا گروہے بودے که درین ہنگام بمن یاری کردے" - بمجرد

شنیدن این الفاظ حسرت فرشتگان که به صورت مہمانان بودند گفتند

"مایوس مشو - گروه تو بسیار قوی است"

لوط که دروازه خود را بند کرده بود اکنون از جبر و تعدی قوم

مجبور شده بروے ایشان کشاد و مردم بجوش و خروش در آمدند - ہماندم

جبرئیل چنان ضربتے به ایشان رسانید که ہمه ہا کور شده گریختند و فریاد

برآوردند که "درخانۂ لوط مردمانند که ساحر ترین مردم روے زمین ہستند"

اکنون فرشته ہا بر لوط ظاہر کردند که "ما فرشتگانیم و خداوند تعالی

ما را براے آن فرستاده که براین قوم عذابش را بیاریم - شما ہمین دم

اعزا و اہل خاندان خود را گرفته بگریزید - باید که پیش از صبح از حدود

این قریه ہا بیرون باشید - و از ہمراہیان خود ہمه را تاکید کنید که کسے

از شما باز پس نه نگردد" - لوط گفت چرا ہمین وقت برین مردم عذاب

می کنید۔ گفتند "امر خداوند تعالیٰ چنین است کہ پیش از صبح بر اینہا عذاب نہ کنیم"۔

الحاصل لوط و دختران و زن خود را ہمراہ گرفتہ گریخت۔ پس از ان چون صبح شد فرشتہ ہا آن بقعۂ خاک را کہ بر آن قریہ ہائے این قوم واقع بودند از کرۂ زمین بر داشتہ آنچنان سرنگون کردہ بر انداختند کہ ہر چہ بر آن خطہ بود زیر و زبر شد۔ و جاہائیکہ بہ قرب و جوار آن بلاد بودند بر آنہا ہم چنان سنگہا و سنگریزہ ہا بارید کہ مردمان قوم لوط کہ بیرون از قریہ ہائے خود بودند آن ہم جان بہ سلامت نہ بردند۔

شور این طوفان و جوشش این عذاب الٰہی چون بہ گوش زن لوط رسید رُو بہ سوئے پشت کردہ آن منظر را دید و فریاد بر آورد کہ "وائے بر قوم من" و ہماندم سنگے بالائے سرش رسیدہ او را ہمان جا انداخت۔ و کارش تمام کرد۔ و خود لوط ہمراہ دختران خود بہ ملک شام رسید۔

سوالات مشق

قوم لوط کا واقعہ کس سنہ میں پیش آیا؟ اُن لوگون کے کتنے گاؤن تھے؟ لوط نے عاجز آ کر کیا دعا مانگی؟ عذاب کے لیے کون کون فرشتے آئے؟ وہ لوط سے کس وضع مین اور کہان ملے؟ اور اُن سے کیا درخواست کی؟ قوم لوط نے مسافرون کے بارے مین لوط سے کیا

کہہ رکھا تھا؟ ان مسافرون کے گھرمین آنے کی لوگون کو کس نے خبر کی؟ جب کفار نے دروازے پر نرغہ کیا تو لوط نے کیا کیا؟ اور عاجز آکے کیا کہا؟ اس پر فرشتون نے کیا کہا؟ جب کفار گھرمین گھسے تو جبرئیل نے کیا کیا؟ کافرون کو کیا آزار پہونچا اور وُہ کیا کہتے بھاگے؟ آخرمین فرشتون نے لوط سے کیا کہا؟ لوط نے اسی وقت عذاب کرنے کو کہا تو فرشتون نے کیا جواب دیا؟ فرشتون نے قوم لوط پر کیا عذاب کیا؟ اس سرزمین کا کیا حال ہوا؟ گردو پیش کے لوگون کا کیا حال ہوا؟ لوط کی بیوی کا کیا حال ہوا؟ لوط کہان پہونچے اور اُن کے ساتھ کون تھا؟

وفات سارہ و ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ ہلاک فرعون

ہنگامیکہ بست وہشت سال از ہلاک قوم لوط گزشت سارہ بہ عمر یکصد و بیست وہفت سال در سنہ ۲۴۴۶ قبل از محمد صلعم بعالم بالا شتافت۔ پس از وفات وے ابراہیم از کنعانیان زنے دیگر گرفت کہ قطورا نام داشت۔ ودختر شخصے بود کہ بنام یقطن موسوم بود۔ از بطن او خداوند عالم اوراشش پسر داد کہ از ایشان تفشان پدر مردم بربر بود ومدین پدر قومے بود کہ در جزیرہ نماے سینا بہ خاک مدین نشو و نما یافت۔

در سنہ ۲۳۹۲ قبل محمد صلعم حضرت ابراہیم نیز بہ عمر یکصد و ہفتاد و پنج سال دنیاے فانی را بدرود گفت۔ گویند کہ نمرود پس از ہجرت ابراہیم ہم از دعواے الوہیت باز نیامدہ و کفر و طغیان روز

افزونِ او تا بحدے رسید کہ حضرت رب العزت اورا بعذاب خود مبتلا کرد۔ پشہ ہا برو مستولی شدند۔ یکے از ان ہا از راہ بینی تا بدماغش رسیدہ از نیش جان گزائش آنچنان دردے و اذیتے مے رسانید کہ گرزہا بر سرش مے زدند و تسلی نمے شد۔ آخر الامر ہمین رنج و محنت آورا بدار البوار دوزخ رسانید۔

پس از مدتے از وفات حضرت ابراہیم جناب اسمٰعیل نیز دوازدہ فرزند در آغوش صحراے عرب گزاشتہ جادہ پیمائے آخرت شد۔ او پیغمبرے معصوم بود کہ بمرز و بوم عرب نشو و نما یافت۔ ہدایت مردم جرہم وغیرہ فرمود کہ بہ مکہ و دران قرب و جوار قیام داشتند و از ایشان در خاک عرب بناے کیش حنیفی آلہی افتاد کہ کیش توحید آدم و شیث و نوح و ابراہیم و جملہ انبیا و رسل بود۔

بعد وفات اسماعیل دوازدہ فرزندان او فروغ یافتند۔ از ہر فرزندے قبیلۂ و قومے بہ وجود آمد و وعدۂ خداے عز و جل بہ تکمیل رسید کہ ذریت فرزندان اسمٰعیل بسیار شود۔

نابت بن اسمٰعیل پس از وفات پدر بزرگوار جانشین او شد۔ مگر چون پدر مادرش مضاض تولیت کعبہ را از دست او غصب کردہ بہ تصرف خود آورد نابت ارض حجاز را وداع گفتہ راہ شمال گرفت۔ امّا قیدار از فرزندان اسمٰعیل مکہ و ارض بطحا را نہ گذاشت تا آنکہ پس از مدتے مدید و زمانے بعید اولاد او حکومت مکہ و تولیت

کعبہ را از دست غاصبان باز یافتند۔ از ہمین گروہ مبارک نسل اسمٰعیل قریش بودند کہ بر مکہ و تولیت کعبہ متصرف بودند و از شریف ترین خاندانے از قریش حضرت خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بوجود آمدہ کہ فخر جملہ عالم و سید الکونین است۔

امافرزندان نابت کہ بہ شمالی عرب قیام کردند از حدود مصر تا بہ لب وادی فرات و دجلہ منزل داشتند۔ و چنان سطوتے و عظمتے یافتند کہ گاہ گاہ بر شاہان مصر و بابل نیز چیرہ و غالب آمدند و شخصے از ایشان بر سریر قیصری رسیدہ تاج جہانبانی روم بر سرش نہاد۔

سوالات مشق

قوم لوط کی ہلاکت کے کتنے دنون بعد کس عمر اور کس سنہ مین سارہ نے انتقال کیا؟ اُن کے بعد ابراہیم نے کس عورت سے شادی کی؟ اُس سے کتنے لڑکے ہوئے؟ ان مین سے کون بیٹا کس قوم کا باپ تھا؟ ابراہیم نے کس عمر اور کس سنہ مین وفات پائی؟ نمرود کا اُن کے چلے آنے کے بعد کیا حشر ہوا؟ حضرت اسمٰعیل نے کتنے بیٹے چھوڑے؟ انھون نے عرب کو کیا فائدہ پہونچایا؟ ان کے بیٹون کا کیا حال ہوا؟ کون بیٹا اُن کا جانشین ہوا؟ پھر وہ کیون چلا گیا؟ اور کہان چلا گیا؟ کون بیٹا حجاز مین موجود رہا؟ اس کی نسل کو آخر مین کیا کامیابی ہوئی؟ اس نسل سے کون مبارک گروہ نکلا؟ اُس کو کیا شرف حاصل ہوا؟ نابت کے بیٹے کہان رہے

اور کہاں تک پھیلے؟ اُن کو کیا عروج ہوا؟

اسحٰق و فرزندان

اسحٰق فرزند ابراہیم از وطن پدر بزرگوارش دختر عم خود بتویل
را کہ ربقہ نام داشت آوردہ بزنی گرفت و او را از بطن اُو دو فرزند
توام پیدا شدند کہ نام ایشان عیص و یعقوب ہست عیص کہ بزرگ
بود پدر را محبوب تر بود و فرزند دوم یعقوب کہ بعد اُو بوجود آمد مادر را۔

اسحٰق بعہد پیرانہ سالی و ہنگامے کہ نابینا شدہ بود روزے بہ پسرش عیص
فرمود کہ "فرزند من برائے من گوشت صید خود را بیار کہ بخورم و برائے تو دعائے خیر و
برکت کنم" عیص پئے این کار رفت - مادرش ربقہ چون این قول شوہرش را
شنیدہ بود بہ فرزند عزیز خود یعقوب گفت ہمین وقت برو و بہ
زودی ہر چہ تمام تر گوسفندے ذبح کردہ و گوشت او را ہچو گوشت
شکارے درست کردہ پیش پدر آر و بگو کہ من یعقوبم بلکہ خود را
عیص ظاہر کن" یعقوب ہمین کرد۔ چون اسحٰق آن گوشت خوردہ
سیر شد بہ این اطمینان کہ این گوشت را فرزند من عیص آوردہ
دست دعا بر داشت و بدرگاہ مجیب الدعوات عرض کرد کہ خداوندا
از ذریت و دودمان این فرزند من پیمبران نیکوکار و شاہان نامدار
پیدا کن" پس از این چون عیص گوشت صید خود را بیاورد
و پیش پدر نہاد اسحٰق معلوم کرد کہ دعائے کہ من پیش از این کردم
آنرا یعقوب در حق خود گرفت - بر ناکامی عیص افسوس خورد

وگفت "آن برکت راکہ بتو مے دادم یعقوب گرفت" عیص برافروخت وبکمال غضب گفت "من یعقوب را مے کشم" اسحق گفت "ناامید مشو برکتے برائے تو ہم باقی است" دست دعا برداشتہ گفت بار الٰہا نسل این فرزند مرا بآن مقدار کثرت دہ کہ بیش از ذرہ ہائے خاک باشد وگاہے محکوم ومطیع دیگرے نہ شوند"

براین ہم عیص آن چنان پُر غیظ وغضب بود کہ یعقوب از خوف او گریخت۔ بروز پوشیدہ ماندے ودر ظلمت شب بیرون آمدے وسفر کردے۔ بہ ہمین سبب لقب "اسرائیل" یافت۔ چراکہ اسرائیل آن کسے را مے گفتند کہ بہ شب آشکارا شود وسفر کند۔

چند روز بعد ازین در ۲۳۰۷ قبل محمد صلعم اسحق ہم دنیائے دون را گذاشت وسفر آخرت فرمود کہ پیمبرے ذی شان وجلیل القدر بود۔ عیص بدختر عم خود اسمعیل کہ "نسمہ" نام داشت کتخدا شد۔ و یعقوب کہ اکنون بہ لقب اسرائیل مشہور بود لیا دختر برادر مادرش لابان را بہ زنی گرفت۔ از لیا اسرائیل را شش پسر بہ وجود آمدند کہ نام ایشان روبیل شمعون۔ لاوی۔ یہودا۔ زبالون ونشحر بودند۔ پس ازان لیا بعالم بقا شتافت ویعقوب خواہر زنش راحیل رابعقد نکاح گرفت۔ از بطن راحیل خدائے تعالیٰ اورا دو فرزند بخشید کہ یکے از ایشان یوسف بود ودیگرے بنیامین۔ ولادت یوسف در ۲۳۱۶ قبل محمد صلعم وقوع یافت۔ ویعقوب

در حرم خویش دو حرم داشت از بطن ایشان نیز چهار فرزندان تولد یافتند که نام ہاے ایشان وآن. نفتالی جاد واشر ہستند۔

الحاصل یعقوب یعنی اسرائیل را دوازده پسر بودند که به لقب دوازده سبط شہرت یافتند و گروه بنی اسرائیل که پس ازین زمان دردین و دنیا شہرتے و عروجے یافت در ہمین دوازده گروه منحصر بود۔ ہمین دوازده سبط ہاے بنی اسرائیل بودند که در قرآن مجید و توراة و به تاریخ عالم به لفظ اسباط یاد کرده شده اند۔ جمله انبیاے بنی اسرائیل از ہمین سبطها پیداو آشکارا شدند۔ و تجدید و تبلیغ دین خلیفی الٰہی مے نمودند۔

سوالات مشق

اسحق نے کس سے شادی کی؟ اُن کے بطن سے کتنے اور کون لڑکے ہوئے؟ اُن مین سے کون باپ کو پیارا تھا اور کون ماں کو؟ یعقوب نے بڑے بھائی کے حق کی دعا اپنے حق مین کیونکر لے لی؟ عیص نے غصہ ہوکر کیا کہا؟ اُن کے ڈر سے یعقوب کا کیا حال تھا؟ یعقوب کا لقب اسرائیل کیون قرار پایا؟ اسحق نے کس سال وفات پائی؟ وہ کس مرتبے کے بزرگ تھے؟ عیص نے کس سے شادی کی؟ یعقوب کی کون کون بیویان تھین اور ان سے کتنے لڑکے ہوئے؟ اُن لڑکون کے نام بتاؤ وہ کیا کہلاتے تھے؟ بنی اسرائیل کی بعد کو کیا شان ہوئی؟

غلامی یوسف

یوسف بفرزندان یعقوب بغایت خوبرو و زیبا شمائل بود ہرکہ رویش دیدے والہ و شیدا شدے۔ یعقوب او را برائے پرورش و تربیت بہ خواہرش دادہ بود پس از آن یعقوب تاب مفارقتش نیاورد در خواست کہ پسر خود را از خواہر واپس گیرد۔ چون درین اصرار مزیدے کرد خواہرش منطقہ کہ ملک او بود بمیان یوسف بست و فریاد برآورد کہ منطقۂ من گم شدہ پس از آن منطقہ را از میان یوسف برآوردہ گفت "اکنون یوسف ملک من است" چرا کہ در آن زمان ہر کسے کہ چیزے بدزدی بُردے خودش سزائے اُو بودے۔ ازین حیلہ یعقوب نتوانست کہ فرزند محبوب خود را از خواہر پس گیرد۔ بعد از وفات خواہر یعقوب یوسف بہ کنار پدر باز آمد کہ ہموارہ او را پیش نظر خود داشتے و برائے لحظۂ ہم از خود جدا نہ کردے۔ و دیگر برادران برین حسد بردند۔ و یعقوب ہم از حسد ایشان آگاہ شد۔

روزے یوسف بخواب دید کہ یازدہ ستارگان و شمس و قمر پیش او در سجدہ اُفتادہ اند۔ چون این خواب را بہ پدر گفت اُو فرمود "این خواب را پیش برادرانت مگو۔ نشود کہ فتنہ و کیدے برائے تو پیدا کنند" پس از آن اُو را از تعبیر خوابش آگاہ فرمود۔ و گفت "خدائے تعالیٰ ترا مے گزیند و ترا بر تعبیر رؤیا قادر گرداند" مادر یوسف

که از خواب فرزندش واقف شده بود نتوانست که مسرت خود را ضبط کند
آن خواب یوسف را او بروبروے ہمہ پسران یعقوب بیان کرد۔ پس
ازان ایشان با یکدیگر مشاورت کردند که پدر ما در محبت یوسف از حد
انصاف گزشته و گمراه شده است۔ باید که ما یوسف را به کشیم یا بچنین
جائے اندازیم که کسے از و نشانے نه یابد و بعد این جرم توبہ و استغفار
کرده اندیشهٔ پاداش این عمل زشت را نیز از دل بدر کنیم۔
آخر به ہمین خیال ایشان پیش پدر رفتند و گفتند "این از
چیست که تو در بارهٔ یوسف ما را امین نه دانی۔ ما به او شفقت برادرانه
داریم۔ و میخواہیم که او را ہم ہمراه خود به چراگاه بریم۔ چرا نمیگذاری که
یوسف در آنجا رفته تفرج و بازی کند۔ و او را شادمان دیده ما ہمه
خوشنود شویم۔ و ما وعده مے کنیم که او را به حفاظت تمام بریم و بہمان
احتیاط بخانه باز آورده در آغوش تو دہیم"۔ یعقوب فرمود "مے ترسم
که مبادا غافل شوید و گرگے بر سرش رسیده او را به کشد و بخورد"۔
پسران گفتند "اگر گرگ برادر ما را از میان ما به برد افسوس ست بر حال ما۔
این چگونه تواند شد؟" الغرض یعقوب بر سخنہائے چرب ایشان وثوق کرد
و چون دید که یوسف ہم میخواہد که ہمراه برادران بصحرا رود اجازت داد
و فرزند عزیزش به ہمراه برادران راه صحرا گرفت۔
ہمان دم که برادران از نظر پدر دور شدند ظلم و جور آغاز
کردند۔ یوسف بہر یکے از آنہا پناه مے خواست۔ و ایشان او را مے زدند۔

اُو فریاد مے کرد و کسے رحم نمے خورد۔ قریب بود کہ باین زد و کوب کارش تمام کنند۔ این دیدہ یہودا پیش آمد و بدیگر برادران گفت "شما بمن عہد کردہ اید کہ یوسف را نہ خواہید کشت"۔ پس ازان ہمہ ہا یوسف را بر سر چاہے بُردہ جامہ اش را از بر کشیدند و ہر دو کتف ہائے اورا بستہ بدرون چاہ انداختند۔ یوسف فریاد بر آورد کہ جامہ من بمن دہید کہ ستر خود را بپوشم۔ جواب یافت کہ "جامہ ات را از شمس و قمر و یازدہ ستارگانت بخواہ"۔ آن چاہ تا بہ این زمان در خاک فلسطین موجود و مشہور است و مردمان پئے زیارتش مے روند۔

بوقت شام ہمہ برادران پیش پدر رفتند و گفتند "جائے کہ سامان ہا بود آنجا یوسف را گذاشتہ پئے گوسفندان رفتہ بودیم کہ گرگے آمد اُورا بُرد و بخورد"۔ یعقوب چون این خبر شنید عالم در چشم او سیاہ شد۔ گفت "شما از نفس خود سخنے و حیلۂ ساختہ اید۔ لاکن برائے من بہتر از صبر چیزے نیست"۔ و از ایشان پرسید کہ "جامۂ یوسف کجا است؟" ایشان جامۂ یوسف را کہ بہ خون گوسفندے آلودہ بودند پیش پدر نہادند۔ یعقوب بر آن جامہ غور کرد و گفت "این گرگ چہ قدر مہذب و شائستہ بود کہ یوسف را کشت و جامہ اش را از جائے نہ درید"۔ این گفت و بیہوش بر زمین افتاد۔ پس ازان چون ہوش آمد آن جامۂ یوسف را مے بوسید و مے بوئید و مے گریست۔ فرزندان و اعزا میخواستند کہ اورا تسلی کنند مگر غم اُو روز افزون بود۔

یوسف تا سہ روز در آن چاہ ماند۔ اتفاقاً قافلۂ مردم عرب در آنجا رسید و بہ قرب آن چاہ فرود آمد۔ قافلہ سالار شخصے را فرستاد کہ آب بیارد۔ آن کس چون بر سرِ چاہ رسیدہ دلو خود را بدرون انداخت یوسف رسنش را گرفت و بہ او آویختہ از چاہ بیرون آمد۔ آن کس چون صورت غلامے خوبرو دید آقاے خود را صدا داد "ترا مژدہ باد کہ اینجا غلامے است رعنا" قافلہ سالار یوسف را ہمراہ خود در قافلہ بردہ و پنہان کرد۔ بعد ساعتے یہودا آمد کہ براے یوسف غذاے بہ چاہ اندازد مگر یوسف را غائب یافت۔ خیال کرد کہ اہل قافلہ بردہ باشند۔ ہماندم شتافتہ دیگر برادران را خبر کرد۔ ایشان آمدند و پیش سالار قافلہ رفتہ گفتند "غلامے را کہ شما بردہ اید غلام گریختۂ ما است"۔ آخر پس از گفتگوئے قافلہ سالار چند درہم ہاے مغشوش بدست ایشان نہاد و یوسف را خرید۔ بعضے گویند کہ پسران یعقوب بست درہم بہ قیمت یوسف گرفتند و از وے دستکش شدند۔ این واقعہ در ۱۷۲۹ قبل از ولادت محمدی پیش آمدہ بود۔

سوالات مشق

یوسف کو سب بھائیون پر کیا فوقیت تھی؟ پھوپھی نے کیون لیا اور کس تدبیر سے اپنے پاس روکا؟ چور کی سزا اُن دنون کیا تھی؟ یعقوب ان کو کس طرح رکھتے تھے؟ یوسف نے کیا خواب دیکھا؟ وہ خواب بھائیون کو کیسے معلوم ہوا؟ بھائیون کو یوسف سے کیون دشمنی تھی؟ انھون نے

کیا صلاح کی؟ باپ سے کیا کہہ کر یوسف کو لے گئے؟ باپ کی نظر سے
دور ہوتے ہی یوسف سے کیا سلوک کیا؟ یوسف کی جان کیسے بچی؟
پھر بھائیوں نے کیا کیا؟ باپ سے جاکر انھوں نے کیا کہا؟ یہ سُن کر
یعقوب نے کیا کہا اور ان کا کیا حال ہوا؟ یوسف کے دن کنوین
مین رہے؟ کس نے آکے نکالا؟ پھر کس نے کیا قیمت دے کر اُن کو
مول لیا؟ یہ واقعہ کس سنہ مین پیش آیا؟

یوسف در مصر

اکنون اہل قافلہ یوسف را ہمراہ خود بمصر بردند۔ و برائے
فروختن در بازار آوردند۔ و شخصے از اُمرائے مصر کہ بلقب عزیز مصر
شہرت داشت یوسف را از کاروانیان خرید۔ نام این شخص قطفیر بود
در توراۃ بنام فوطیفار یاد کردہ شدہ۔ او از امرائے سلطنت و وزیر
خزانۂ فرعون بود۔ فرعون این عہد را در نبیان اسلام بنام ریان
بن ولید یاد کنند و گویند کہ شخصے از عمالقہ بود کہ با و لین ایام در ارض
عرب قیام داشتند۔

عزیز یوسف را بخانہ بردہ پیش زن خود راعیل آورد کہ شعرائے
فارس او را بنام زلیخا یاد مے کنند۔ و با و گفت "این غلام خوب رو را
حفاظت کن و بعزت دار۔ امید است کہ از و نفعے برداریم یا اُو را
بہ فرزندی گیریم" راعیل بغایت خوش جمال و خوب رو بود۔ و بلحاظ
حسن و جمال و شوکت و اقبال در زنان مصر ہمسرے نداشت۔
یوسف مدتے دراز بخانۂ عزیز و بخدمت راعیل ماند۔

وچون سی ساله شد خداوند تعالی اُورا علم وحکمت آموخت - واگرچه تا ایندم شرف نبوت نیافته مگر در فن تعبیر رویا عدیم المثال بود - اکنون یوسف را جوانی رعنا دیده راعیل براُو فریفته وشیدائے رخ زیبائے او گشت وخواست که اورا بدام مکرش آورده اسیر زلف گرہگیر خود کند - یوسف از ارادهٔ راعیل آگاه شده از رفاقتش بیزار شد و گفت "پناه بخدا! شوہر تو آقائے من است - چگونه تواند شد که در اہل بیت او خیانت کنم - اینچنین فعلے ظلم باشد - ظالمان را فلاحے نیست" باوجود این راعیل پئے کارش بود - وبیش از پیش مے خواست که یوسف را بفریبد - وبدام خود کشد - روزے درخانه ہند بود وکسے دیگر موجود نبود - راعیل خواست که یوسف را بسوئے خود کشد در آن ہنگام در خاطر یوسف نیز شوقے وکششے ہویدا شد مگر خدائے تعالی او را بلطف خود متنبه کرد - بے اختیار گریخت وراعیل پئے اُو دوید - بدروازه رسیده یوسف خواست که در را کشاید وبیرون رود که راعیل برسرش رسیده دامنش گرفت - مگر دامن از ہم دریده بدستش ماند یوسف بیرون جست - وہردو بحیرت دیدند که قطفیر پیش روئے شان است - راعیل چون شوہر خود را برسر یافت از رسوائی ترسید روئے بشوہرش آورده وفریاد برکشید که "سزائے آن کسے چه باشد که با زن تو اراده بد کرده باشد - باید که ہمین دم این را بزندان برند" یوسف اگرچه عذر کرد که از من خطائے سرزده زنت مرا

بسوے خود بخواست و من گریختم - اُو پئے من دویده دامنم گرفت و بدرید.
مگر کسے نشنید و اُو را حسب خواهش راعیل بزندان بُردند.

اما عزیز باین فکر بود که درین امر خطاے کیست - شخصے گوید
که ابن عم او گفت "از جامه دریده ثابت شود که خطا از کیست - اگر دامنش
از پیش دریده یابی بدان که یوسف مجرم است و اگر از پس دریده باشد
خطاے زن تست" - چون به این خیال دامن جامهٔ یوسف را دیدند
از پس دریده یافتند و بیقین دانستند که خطا از راعیل است - باو
گفت "شما زنکه ها مکرے بزرگ دارید" مگر یوسف را همان طور در زندان
داشت که زنش بدنام نه شود و یوسف را گفت "ترا باید که از خطاے
راعیل بگذری - و این امر را پیش کسے فاش نه کنی"

مگر بکمترین ایام این واقعه به تمامی زنان مصر شهرت یافت -
و بهر خانه مے گفتند که "زن عزیز شیداے غلام خود است" راعیل
چون دید که طشت از بام افتاد بخانهٔ خود صحبتے و ضیافتے ترتیب داد -
و جملهٔ خاتونان معزز و محترم مصر را بخواند - چون آمدند ایشان
را بر مسندهاے زرین نشاندند - و بالش هاے بیش بها پس پشت ایشان نهاد -
پس ازان ترنجے پیش هر یکے از ایشان نهاده کاردے بدست اُو داد و یوسف
را که از زندان آورده به اُطاقے قریب تر از آنجا نشانیده بود آواز داد که "بیا یوسف"
چون بیک ناگاه همچو فرشته سراپا عصمت و حورے ماه طلعت از پرده بر آمده پیش
آنها ایستاد چشمهاے ایشان خیره شدند - و هر یکے از ایشان بجاے

آنکه ترنج را بُرد دست خود برید- و بر زبان ایشان بود کہ "پناہ بخدا! آدم مگو این فرشتہ ایست حُور سیما" مہمانان نازنین را برین حال و یدہ راعیل گفت ہمین آن غلام زیبا شمائل است کہ مرا برائے او ملامت مے کنید- خواستم کہ این را در دام خود آرم مگر چہ کنم کہ عفیف و پارسا است- اگر این ماموِل مرا قبول مے کرد ہرگز بزندان نمے فرستادم" برین ہم یوسف زندان را قبول فرمود- عصمت را نہ گزاشت- و بزندان رفتہ گفت "خداوندا! مرا این زندان قبول است مگر این نمے شود کہ بر مراد ایشان عمل کنم- و اگر مکر ایشان را از من دور نہ کنی من در دام ایشان افتم" حضرت رب الارباب دعائے او را قبول فرمود- و پس از آن از مکر و فریب راعیل نجات داد-

سوالات مشق

قافلے والے یوسف کو کہان لے گئے، اور کیا کیا؟ یوسف کو کس نے مول لیا؟ اس کا نام اور عہدہ کیا تھا؟ اُس نے گھر لے جا کے کیا کیا؟ اس زمانے کے فرعون کا کیا نام تھا؟ وہ کس قوم سے تھا؟ بڑے ہوئے تو خدا نے یوسف کو کیا فضیلت دی؟ عزیز کی بیوی کا کیا نام تھا؟ اُس نے کیا چاہا؟ یوسف کو اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ یوسف کی بے قصوری کس کے کہنے سے اور کیونکر ظاہر ہوئی؟ وہ قیدخانے مین کیون بھیجے گئے؟ راعیل نے عذرخواہی کے لیے کیا کیا؟ مہمان عورتون کا کیا حال ہوا؟ راعیل نے ان کو بدحواس دیکھ کر کیا کہا؟ یوسف نے پھر قیدخانے مین جا کر کیا دعا مانگی؟

یوسف در زندان

در ہنگامے کہ یوسف در زندان رسید دو کس از خدم فرعون نیز بر بنائے این جرم اسیر شدند کہ متہم ارادہ زہر خورانیدن فرعون بودند۔ یکے از ایشان نان پز فرعون بود و دیگر ساقی او۔ یوسف بر زندانیان ظاہر کردہ بود کہ خداوند تعالیٰ مرا در تعبیر خواب کمالے عطا فرمودہ است۔ آن ہر دو اسیران نو در پئے آن شدند کہ در تعبیر رؤیا کمال یوسف ببینند۔ پیش او آمدہ خوابہائے خود را این طور بیان کردند کہ نان پز گفت "من چنان دیدم کہ نانے بر سر من است و مرغہا از آن بردہ میخورند"۔ ساقی گفت "من دیدم کہ از انگور شراب مے افشرم"۔ یوسف این خوابہا را شنیدہ فرمود "پیش از آنکہ غذا اے شما رسد تعبیر خوابہائے شما مے گویم"

اکنون چونکہ یوسف از خلعت نبوت شرفیاب شدہ بود تبلیغ آغاز کردہ بمردم زندان گفت "اے زندانیان! راست بگوئید۔ خدا ہائے متعدد و متفرق خوب اند یا خدائے یگانہ قہار؟" پس از آن یوسف روئے بہ ساقی آوردہ گفت "تعبیر خواب تو اینست کہ باز بر خدمت سابقہ سرفراز شدہ آقائے خود فرعون را شراب دہی"۔ و بہ نان پز گفت "تعبیر خواب تو آن کہ ترا بردار کشندو مرغان از دماغ تو گرفتہ بخورند"۔ این تعبیرہا را شنیدہ ہر دو گفتند ما خوابے ندیدیم۔ محض بخیال امتحان و آزمائش تو این خوابہا را

از پیش خود ساخته بتو گفته بودیم". یوسف گفت " اکنون قضا همچنین
مقرر شده و همچنان که گفتم به وقوع پیوندد". و دران هنگام ساقی را
مخاطب کرده گفت " هر گاه که تو بحضور فرعون رسی از من یاد آر. و بر او
آشکارا کن که بے خطائے و قصورے درین زندان افتاده ام" او وعده
کرد- اما هر گاه که او از جرم بری شده پیش فرعون رسید شیطان
نسیانے برو غالب طاری نمود و او را از وعده او غافل کرد- و حضرت
رب العزت یوسف را برین متنبه فرمود که "مارا فراموش کرده از
دیگرے یاری خواستی". الحاصل یوسف مدتے مدید در زندان بود.

پس از زمانے فرعون خوابے هولناک دید که هفت گاو هاے
فربه را هفت گاو هاے لاغرے خورند و همچنان هفت خوشه هاے سبز
و تازه و هفت خوشه هاے خشک را دید- همه ساحران و کاهنان و
دانایان مصر و مردم ذی هوش را فراهم آورد از ایشان تعبیر
خوابش پرسید- هیچ یکے از آنها چنان تعبیرے نتوانست گفت که
فرعون را اطمینانے حاصل شود- و در آخر الامر ایشان به فرعون
گفتند " این خواب زائد از اوهام و خیالات باطله نیست و اگر دران
چیزے باشد از تاویل منام آگاه نیستیم". اندیشه که ازین خواب
در سینه فرعون جا گرفته بود نمیرفت. آن هنگام ساقی که حسب فرمودهٔ
یوسف از اسیری نجات یافته بود وعده خود را یاد آورد و به فرعون
گفت " اگر مرا حکم شود تعبیر صحیح این خواب معلوم کنم". فرعون اجازت
داد و او در زندان پیش یوسف آمده آن خواب را بیان کرد و

تعبیرش پرسید۔ یوسف فرمود تعبیرش اینکہ ازین وقت تا ہفت سال کشت ہا سرسبز باشند و نخلہا ثمر آرند و فراوانی غلہ و میوہ ہا باشد۔ مردمان را باید آن مقدارے را کہ از خوردن باقی ماند در خوشہ ہا نگہدارند۔ پس ازان چنان قحط عظیمے نمایان شود کہ مسلسل تا ہفت سال بماند۔ نہ کشت ہا دانہ آرند و نہ نخلہا ثمر۔ تامی مردم بہ بلائے فقر و فاقہ گرفتار شوند و بمیرند۔ در آن زمان ہمان غلہ کہ در ہفت سالہائے پیشین انبار کردہ باشند بخورند۔

چون ساقی پس رفتہ این تعبیر را پیش فرعون بیان کرد او بیقین دانست کہ تعبیر صحیح خواب من ہمین است۔ و چون شنید کہ این تعبیر اسیرے کہ یوسف نام دارد بیان نمودہ فرمان داد کہ او را پیش من بیارید۔ چون مردمان پیش یوسف رفتہ مژدۂ خلاص دادند او در آمدن تامل کرد و گفت پیش فرعون باز روید و بگوئید کہ پیشتر از طلب کردن من آن زنان مصر را کہ دستہائے خود بریدہ بودند طلب فرما۔ و از خطاے من بپرس"۔ چون فرعون این بیان یوسف شنید ہماندم زنان امراے مصر را پیش خود حاضر نمودہ از ماجراے یوسف پرسید۔ ایشان متفق اللفظ گفتند "حاشا للہ ما را بجانب یوسف سوء ظنے نیست۔ و نہ در نفس الامر خطائے از و نزد"۔ زن عزیز را عیل ہم موجود بود گفت" اصل حقیقت آنکہ قصور از من است۔ من یوسف را بسوے خود خواندم و خواستم کہ در

دام فریب آرم"

و چون یوسف در زندان از این حال خبر یافت گفت "لازمان بادشاہ را بہمین غرض واپس گردہ بودم کہ بیقصوری خود آشکارا کنم۔ و برآقاے خود قطفیر منکشف نمایم کہ از من در بارۂ اُو خیانتے سرنہ زدہ" گویند درین وقت جبرئیل از عالم ارواح صدا اے برزدہ برسید" آن ہنگام ہم خیانت نہ کردی کہ دلت بہ سوے راعیل مائل شدہ بود؟ و از قعر ضلالت و گناہ قریب تر بودی؟" یوسف جواب داد "من براءت نفس خود نمے کنم۔ البتہ نفس امارۂ انسان را بسوے راہ ناصواب مے کشد"

سوالات مشق

فرعون کے کون نوکر کس جرم مین قید ہوئے تھے؟ یوسف نے قیدیون سے کیا کہا؟ ان دونون نے اپنے کیا خواب بیان کیے؟ یوسف نے جواب سے پہلے کیا تبلیغ کی؟ پھر کیا تعبیر کہی؟ ساقی سے کیا درخواست کی؟ وہ اپنا وعدہ کیون بھول گیا؟ اور خدا کی اس مین کیا مصلحت تھی؟ فرعون نے کیا خواب دیکھا؟ اس کے کاہنون نے تعبیر مین کیا کہا؟ یوسف سے اُس خواب کو کس نے آکے پوچھا؟ یوسف نے کیا تعبیر دی؟ فرعون نے تعبیر سن کر کیا حکم دیا؟ یوسف کیون فرعون کے پاس نہ گئے اور کیا کہلا بھیجا؟ یوسف کی براءت کیونکر ہوئی؟ یوسف نے پھر شاہی آدمیون کے پھیرنے کی کیا وجہ بتائی؟ جبرئیل نے کیا پوچھا اور یوسف نے کیا کہا؟

وزارت یوسف و قحط زدگان کنعان

پس از برائت یوسف فرعون فرمان داد که او را به دربارش
بیارند۔ چون یوسف آمد گفت اکنون تو معتمد علیہ منی۔ و از معززین
دولت مصر هستی۔ یوسف قبول فرمود اما باین شرط که پس از انقضاے
یک سال انتظام وزارت خزانہ را در دست خود گیرد۔ چنانچہ پس از
مرور سالے در ۲۲۸۶ قبل از محمد حسب فرمان فرعون یوسف وزیر و حاکم
خزانہ مقرر شد۔ و عدالت و فصل قضایا نیز به او وابسته گشت۔ گویند
که در میان همین یک سال عزیز مصر قطیفر جهان فانی را بدرود
گفت و یوسف جانشین او شد۔ چرا که پیش ازین این همه اقتدارات
و مهمات به عزیز تعلق داشتند۔

پس از تقرر برین خدمت جلیلہ یوسف فرعون را بسوے
ملت بیضاء حنیفی دعوت فرمود۔ و او کیش ابراهیم را قبول کرد۔ و همین
زبان فرعون راعیل زن قطیفر را که بیوه بود در عقد یوسف داد۔ و از
بطن او هر دو فرزندان یوسف افرائیم و منشا بوجود آمدند۔

یوسف از آغاز حکومت بر بناے خواب فرعون به اهتمام
تمام غله را انبار کردن گرفت۔ آنچه که از غذاے مردم افزودے بار
کردے و خوشه ها را به همان شکل که از کشت گرفتے محفوظ داشتے تا آنکه
سنین سر سبزی سپری شدند و زمانه قحط رسید۔ بیکدم مردمان ممالک

شام و مصر تباہ و غارت شدند و از گرسنگی مے مردند۔ یوسف از جانب خزانۂ دولت آن غلہ را کہ انبار کردہ بود بہ نرخ سالہاے گزشتہ بدست مردم فروختے و قیمتش را در خزانہ داخل کردے۔ گویند کہ اُو تمامی بضاعت و دولت و مساکن و مویشی و مراکب رعایا را خریدہ در دست خود آورد۔ و در مدت ہفت سال چیزے بدست کسے باقی نماند۔ مگر ہنگامے کہ مردم از بلاے قحط نجات یافتند یوسف بضاعت و جائداد ہاے آنہا را بہ ایشان واپس داد۔ و گوئی جملۂ مردمان غلام زر خریدِ او شدند۔

ازین قحط خاندان جناب یعقوب نیز پریشان شد۔ و چون شنیدند کہ در مصر غلہ مے فروشند یعقوب سواے بنیامین برادر کوچک یوسف کہ اکنون محبوب ترین فرزندان بود دہ فرزندان خود را فرستاد کہ از مصر غلہ بیارند۔ برادران چون در مصر پیش یوسف رسیدند کہ بہ لقب عزیز مصر شہرت داشت او را نشناختند۔ و بوہم و گمان ایشان ہم نبود کہ عزیز برادر مظلوم گم شدۂ ما یوسف است۔ لاکن یوسف بمجرد دیدن ایشان را شناخت۔ اما خود را ظاہر نکرد و بہ تجاہل عارفانہ پرسید "شما چہ کسانید و از کجا مے رسید؟" گفتند "از مردم کنعانیم و از دست قحط عاجز آمدہ ایم کہ غلہ را از تو خریدہ واپس شویم"۔ یوسف گفت "بخیال من چنان است کہ شما پسران یک خاندان ہستید"۔ گفتند "ما دہ پسران یک پدر ہستیم کہ نیکوکار و خداشناس است۔ در اصل

ما دوازده برادر بودیم - یکے ہمراہ مادر صحرا رفت و ہلاک شد - برادر کوچک او پیش پدر است - چراکہ پدر ما او را بسیار عزیز دارد - نگذاشت کہ آن برادر را ہمراہ خود آریم۔" یوسف گفت" باید کہ بخانہ روید و آن برادر را نیز پیش من آرید تا ہنگامیکہ من اُو را نہ بینم چیزے بدست شما نہ فروشم۔"

چون برادران مجبور شدند بہ یوسف گفتند" مطابق فرمان تو مے رویم و از پدر التجا مے کنیم - گر او رخصت داد آن برادر را مے آریم" یوسف گفت" مناسب این است کہ شما اینجا کسے را بطریق کفیل گزارید غلہ را کہ مے خواہید گرفتہ بخانہ روید و آن برادر کوچک را حاضر کنید۔" این را ہمہ ہا قبول کردہ شمعون را بطریق کفیل گذاشتند و غلہ بر شتران بار کردہ راہ ارض کنعان گرفتند - یوسف پنہانی بہ آن مردمان کہ غلہ را وزن کردہ مے دادند اشارت فرمودہ بود کہ بضاعتے کہ در قیمت غلہ از ایشان گیرند بہ انبار ایشان گزارند - آن چنانکہ ایشان ندانند اکنون چون فرزندان یعقوب مراحل سفرے کردہ پیش پدر بزرگوار رسیدند بہ خدمت او عرض کردند کہ" اے پدر ما - عزیز بر حالِ ما آن چنان شفقت و لطف و کرم فرمود کہ اگر برادر ما بودے از و زیادہ ازین حشتم نداشتیم - مگر او خواہد کہ برادر کوچک ما بنیامین را نیز بہ بیند لہذا ما تو التجا آوردہ ایم کہ بنیامین را رخصت دہ کہ بہ ہمراہ ما رود - چراکہ اگر او را نہ بردیم عزیز نہ شمعون را گزارد و نہ پس ازین غلہ بما دہد

یعقوب فرمود "آیا من در بارۂ این فرزند نیز بر شما آنچنان اعتماد کنم که پیش ازین در بارۂ برادرش کردہ بودم؟"

بعد این گفتگو چون پسرانِ یعقوب بارہاے خود را از پشت شتران فرود آوردہ کشادند دیدند کہ بضاعتے کہ ایشان بہ قیمت غلہ دادہ بودند در بار ہر یکے موجود است۔ گمان بردند مردمانیکہ غلہ را وزن کردہ میدادند بہ غلط در بار ہاے ما این را گذاشتہ باشند۔ بہ خدمت پدر بزرگوار عرض نمودند کہ "اکنون لازم است کہ بمصر باز شدہ این بضاعت خود را بہ عزیز رسانیم۔ و تو فرزند محبوب خود را رخصت دہ کہ ہمراہ ما برود۔ و ما عہد کنیم کہ او را بہ حفاظت تمام بتو رسانیم"۔ یعقوب فرمود "تا ہنگامے کہ شما خداوند تعالیٰ را در میان دادہ عہدے و پیمانے نکنید کہ بغیر ازانکہ مجبور شوید او را صحیح و سالم سوے آرید من بر شما اعتماد نکنم"۔ ایشان حضرت رب العزت را شاہد کردہ عہد و پیمان کردند۔ یعقوب اجازت بردن بنیامین داد۔ و بہ ایشان گفت "فرزندان من چون بہ خاک مصر رسید از دروازہ ہاے مختلف پیش عزیز روید"۔ پس ازین ایشان بنیامین را ہمراہ گرفتہ پا بہ سفر نہادند۔

سوالات مشق

فرعون نے یوسف کی کیا قدر کی؟ کیا کیا عہدے کس سنہ میں یوسف سے متعلق ہوئے؟ قطفیر کا کیا انجام ہوا؟ کس کے ساتھ یوسف کی شادی ہوئی؟ کون لڑکے پیدا ہوئے؟ یوسف نے کیا انتظام کیا؟ یعقوب کے بیٹے کیوں آئے اور آخر تک جو کچھ واقعہ پیش آیا ہو بیان کرو۔

داغ تازہ بر دل یعقوب

چون فرزندان یعقوب برادر کوچک خود بنیامین را ہمراہ
خود گرفتہ بخاک مصر رسیدند سنہ ۲۲۷۷ قبل محمد صلعم بود۔ یوسف ایشان
را بعزت و تعظیم گرفت۔ بمکانے جاے داد مہمان خود کرد۔ براے ہمہ
روزینہ ہا معین فرمود۔ و ضیافتے ترتیب دادہ در آن شش مائدہ نہاد۔
بر سر ہر مائدہ دو تن از فرزندان یعقوب جا گرفتند۔ بنیامین چون بر مائدہ
تنہا ماند بخیال تنہائی خود گریست و گفت "اگر اینک برادر من یوسف
بودے در پہلوے من جا گرفتے"۔ یوسف چون او را ملول و حزین
دید روے بہمہ برادران آوردہ گفت "چون این برادر شما
از تنہا بودن ملول است من براے دلدہی او ہمراہ او بر مائدہ
مے نشینم"۔ این گفت و بہ پہلوے بنیامین نشست۔ و ہمین واقعہ
بوقت خواب پیش آمد۔ چراکہ یوسف براے خواب ایشان شش
سریر نہاد و بر ہر یکے از آنہا دو برادران دراز شدند۔ بنیامین چون
بر سریرے تنہا بود یوسف بہ پہلویش جا گرفت و در برابر او خواب
کرد۔ در آن ہنگام بنیامین المے را کہ از نہ بودن یوسف برادر عینی
خود در دل داشت بر وے ظاہر کرد۔ یوسف گفت "نمے پسندی کہ بجاے
آن برادرت من ترا برادر باشم و بہ پہلوے تو خواب کنم؟" بنیامین
با دل اندوہگین گفت "کیست کہ ہمچو تو برادرے یابد؟ اما افسوس

این چگونه تواند شد که تو فرزند یعقوب و راحیل باشی؟» براین جواب برادر عزیز آنچنان شورشے در دل یوسف جاگرفت که تاب مخفی داشتنش نیاورد۔ به جوش تمام بنیامین را در بر کشید وگفت "خوش باش که من همان برادر تو یوسفم۔ خداوند بر حال ما کرم فرموده۔ اکنون از این برادران بے مهر مترس۔ اما چندے این راز را پنهان داشتن ضروری است۔ به کسے مگو که من یوسفم۔"

روز دیگر یوسف بیرون آمده مردمان را حکم فرمود که غله را بر شترهاے کنعانیان بار کنند۔ و به شخصے که از جانب سلطنت غله را به پیمانۂ سیمین وزن کرده مے داد اشارت فرمود که به طریقے که کسے را خبر نه شود آن پیمانۂ سیمین را در بار بنیامین بگذارد چون بارها بر شتران برادران نهادند ایشان از یوسف رخصت خواسته روبسوے ارض کنعان آوردند شنیدند که آن کس که غله را تقسیم مے کرد ایشان را صدا مے دهد و مے گوید که "پیمانۂ سیمین ما گم شده۔ کدام کس از شما ها گرفته؟" فرزندان اسرائیل که بر دیانت خود وثوقے کامل داشتند گفتند "خدا علیم و دانا ست که ما دزدان نیستیم۔ و نه اینجا بهر فتنه و فساد آمده ایم۔ اگر دزد بودیم چرا زر شما را که پیش ازین به غلط در انبارهاے ما گذاشته بودید پس مے آوردیم؟" آن کس پرسید "اگر کسے از شما آن پیمانه را گرفته باشد سزایش چه باشد!" گفتند "خودش سزا است۔" براین جواب یوسف انبارهاے هر یکے از

ایشان را مے دید تا آنکه در آخر بار شتر بنیامین را معائنه فرمود
و پیمانه را ازان کشیده بر همه ها پیش کرد- همه برادران ششدر
و متحیر ماندند- و به آخر گفتند "اگر بنیامین دزدی کرده عجب نه باشد
چراکه پیش ازین برادرش هم مرتکب این جرم شده بود" پس ازان رو به
بنیامین آورده گفتند "اے پسران راحیل ما از شما همواره در بلا افتادیم"
بنیامین جواب داد "چنان نیست بلکه پسران راحیل از شما مدام در بلا
ماندند- و این پیمانه را همان کس در بار من انداخته که پیش ازین
قیمت غله را در بار همه شما گذاشته بود"

چون یوسف بر بنائے فیصله برادران بنیامین را در قبضه
خود گرفت برادرانش بکمال پریشانی و الحاح عرض نمودند که "اے عزیز
ما پدرے داریم پیر و ضعیف و ناتوان که به این برادر کوچک ما اُلفت
و محبتے بیش از بیش دارد و بغایت دشواری ما را اجازت همراه
آوردنش داده بود- از ما یکے را بگیرید و این را بگزارید که پیش
پدر بریم" یوسف گفت "معاذ الله! چگونه تواند شد که مجرم را گذاشته
دیگرے را بجائے او گیریم"؟ چون برادران از یافتن بنیامین مایوس شدند شمعون
یاروبیل که از همه بزرگ بود رو بہ برادران آورده گفت "میدانید که با پدر عهد
و میثاقے کرده فرزند عزیزش را آورده ایم- اکنون چون بغیر او رویم و او
درباره آن پرسد چه جواب دهیم؟ من تا هنگامیکه بنیامین را باز نیابم یا از
پدر رخصت آمدن بوطن نه شود همین جا مانم و بر خاک وطن پا ننهم شما

برید و آنچه دیده اید برا و ظاہر کنید۔"

پس ازین چون فرزندان پیش پدر رسیدند۔ باو گفتند کہ اے پدر ما۔ فرزند عزیز تو دزدی کردہ۔ و بدست عزیز مصر اسیر است و بسبب ہمین ندامت پسر بزرگ تو از مصر نیامدہ۔" برین ماجرا یعقوب آہے برکشید و گفت "شما از نفس خود سخنے ساختہ اید۔ مگر براے من چیزے بہتر از صبر نیست۔ اما مرا امید است کہ خداے برتر و مہربان ہمہ ایشان را باز آورد۔" این بگفت و مبتلاے اندوہے و حزنے مزید شد۔ ہر لحظہ مے گریست و پسران گم شدہ را یاد مے کرد۔ تا آنکہ از وفور گریہ دیدہ ہاے او سفید شدند۔ و بینائی کلیتہً جواب داد۔ پسران چون پدر بزرگوار را درین اندوہ و الم دیدند گفتند "تو ہر لحظہ یوسف را یاد مے کنی۔ نشود کہ ازین الم ہلاک شوی۔" یعقوب فرمود "من غم و اندوہ خود را بر خداے ذوالجلال پیش مے کنم۔ و از قدرت پروردگار ربے بسا آنچہ من مے دانم شما نمے دانید۔"

سوالات مشق

بھائی بنیامین کو لے کر مصر میں پہونچے تو یوسف کس طرح پیش آئے؟ دعوت میں کیا واقعہ پیش آیا؟ پھر سودے وقت کیا معاملہ پیش آیا؟ بچھونے پر بنیامین پر کیسے کھلا کہ عزیز مصر اُن کے بھائی یوسف ہیں؟ دوسرے روز یوسف نے غلہ دینے والے کو کیا حکم اور کیا اشارہ کیا؟ جب سب غلہ لیکر روانہ ہوئے تو غلہ دینے والے نے پکار کے کیا کہا؟ اور کیا واقعہ پیش آیا؟ یوسف نے بنیامین کو کس بنا پر اپنے قبضے میں کیا؟

اس موقع پر بھائیون نے کیا کہا؟ بھائیون اور بنیا مین مین کیا گفتگو ہوئی؟ پھر سب نے یوسف سے کیا درخواست کی؟ اور انھون نے کیا جواب دیا؟ روانگی کے وقت کون بھائی مصر مین ٹھہر گیا اور کیون ٹھہر گیا؟ بیٹون نے گھر پہونچ کر یعقوب سے کیا کہا؟ انھون نے کیا جواب دیا؟ اب یعقوب کا کیا حال ہوا؟ بیٹون نے ان کو حد سے زیادہ غمگین دیکھ کر کیا کہا؟ یعقوب نے اس کا کیا جواب دیا؟

داخلۂ بنی اسرائیل مصر

چون زمانے برین حال پر ملال بگذشت و باز فقدان غذا مصیبتے تازہ بر خاندان آورد یعقوب پسران را پیش خود طلبید و گفت "فرزندان من - باز بمصر روید یوسف و برادرش را بجوئید و از کرم عزیز دیگر بارہ غذائے برائے ما آرید" پسران مطابق فرمان پدر بارہ راہ مصر گرفتند - نگر اکنون از قحط آن قدر سراسیمہ و مضطر و محتاج و بے زر شدہ بودند کہ پیش عزیز رفتہ گفتند "ما را و خاندان ما را آنچنان ضرے شدید رسیدہ کہ مقدارے حقیر آوردہ ایم و از دست کرم تو امید کنیم کہ بر شترہائے ما غلہ را بار کنی - و بر حالت زار ما رحمے فرمائی" براین عجز و الحاح برادران سیل اشک از چشم ہائے یوسف روان شد - بکمال بیقراری گریست - و برایشان آشکارا کرد کہ "من ہمان یوسف گم گشتۂ شما ہستم"

این واقعہ را بعضے از اہل روایت چنان مے نویسند کہ چون پسران بنیامین را در مصر گزاشتہ پیش یعقوب رسیدند او

بکمالِ اضطرار نامہ بنامِ عزیزِ مصر نوشت و بدستِ پسران پیشِ اُو فرستاد۔ در آن نامہ از حالاتِ کیش و آئینِ خود و از واقعاتِ فرزندانِ گم شدہ خود ذکر کردہ التجا کردہ بود کہ بنیامین را بگذار۔ و بہ سوے من روانہ کن کہ دلِ مرا از و تسلی شود۔" پس از ان نوشتہ بود کہ "ما از آن مردم نیستیم کہ دزدی کنند۔ و نہ گاہے دزدے در دودمانِ ما پیدا شدہ۔ بدین ہم اگر فرزندِ مرا نہ گزاشتی در حقِ تو ببارگاہِ صمدیت دعاے کنم کہ تا ہفت بطون در نسلِ تو مؤثر باشد۔" یوسف این نامہ را چون از دستِ برادران گرفت و خواند زار زار بگریست۔ و بہ ایشان فرمود "شما نہ اید کہ با یوسف چہ کردید و او اکنون بچہ حال است۔" بر این قولِ یوسف برادران حیران ماندند و پرسیدند "شاید تو یوسف ہستی؟" گفت "بلے من یوسفم و این برادرِ من بنیامین است کہ خداے ذو الجلال اُو را بمن رسانیدہ۔"

بمجردِ شناختن شرم و ندامت برادران را دامنگیر شد و بکمالِ عجز و الحاح پیشِ یوسف معذرت خواستند و گفتند "درین شکے نیست کہ خداے تعالیٰ ترا از میانِ ما گزیدہ۔ و خطا از ما بودہ۔" یوسف فرمود "اکنون بر شما الزامے نیست۔ اُو تعالیٰ شانہ خطاے شما را عفو فرماید۔" پس از ان یوسف از حالاتِ پدر جویا شد۔ ایشان تمامی حالاتِ پدر از ابتدا تا انتہا باز نمودند و بآخر گفتند "از زمانے کہ در بلاے فراقِ بنیامین مبتلا شدہ شب و روز مے گرید و ہر ساعت

مصروف آہ و بکا است"۔ یوسف چون این حالات شنید دلش

پارہ پارہ شد۔ وہماندم قمیص خود را از تن کشیدہ بدست ایشان داد

وگفت "این قمیص مرا بردہ برروے پدرم اندازید۔ وپس ازان ہمہ

شما مع جملۂ متعلقان و فرزندان پیش من بیائید۔ وہمین جاقرار گیرید"

برادران ہمان دم رو بہ سوے وطن نہادند۔ گویند

ہنگامے کہ این قافلۂ پسران از مصر روانہ شد یعقوب بہ مردمان کہ گرد

اُو بودند گفت "بوے یوسف مے یابم"، در جواب شنید کہ "تو

ہنوز ہمان جنون یوسف مبتلا ہستی"، چون پسران او بہ ارض کنعان

رسیدند یہودا گفت "این قمیص یوسف را من بدہید ہمچنانکہ پیش

ازین جامۂ خون آلودہ یوسف را پیش پدر بردہ بودم حالا این قمیص

او را بردہ بر سرش اندازم" برادران قبول کردند و چون

یہودا بہ خانہ رسیدہ آن قمیص را بروے پدر انداخت بیک ساعت

چشمہاے وے بینا د روشن شدند۔ وے بہ مسرت گفت "نگفتہ بودم

کہ از قدرت حضرت کردگار آنچہ من میدانم شما نمے دانید؟"، باز

از یہودا پرسید "یوسف را چہ حال گذاشتی؟"، گفت "شاہ مصر است"

یعقوب گفت "شاہی را چہ کنم۔ بگو کہ او را بر کدام کیش و آئین گذاشتی؟"

یہودا گفت "بر دین اسلام و ملت آبائے خود"، فرمود "الآن

رحمت و نعمت باری تعالی بدرجۂ اتم رسیدہ"، پس ازان برادران

خطاکار عرض نمودند کہ "اے پدر ما۔ قصورے از ما سرزدہ۔ چنان کن

که خطاے ما عفو شود،، فرمود من براے شما دعاے کنم۔"

بعد این واقعات جناب یعقوب تمامی فرزندان ودختران ومتعلقان راکه به لقب بنی اسرائیل شهرت داشتند همراه گرفته ارض کنعان راگزاشت وره وبخاک مصر آورد۔ وازهمین زمان ملک مصر مسکن وماواے بنی اسرائیل قرار یافت۔

یوسف چون از آمدن پدر ومادر و برادران خبر یافت بغرض استقبال از شهر بیرون شتافت۔ یعقوب این قدر ضعیف و ناتوان شده بود که با عانت پسر ش یهودا سیر مے کرد۔ چون از دور به جلوس وخدم وحشم یوسف را ملاحظه فرمود پرسید" این فرعون مصر است؟" در جواب شنید که" فرعون نے بلکه فرزند تو یوسف است"۔ چون به قرب فرزند لبند رسید در سلام سبقت کرد۔ یوسف را موقع عرض سلام نه داد۔ وگفت" اے ماحی غم والم بر تو سلام،، پس از ان چون همه ها داخل مصر شدند یوسف پدر ومادر ش را بزرگ داشت نمود۔ وهمانده پدر ومادر وبرادران به اتباع آداب مصریان پیش یوسف برزمین افتادند۔ ویوسف فرمود" پدر من- این است تعبیر خواب من که به تو گفته بودم"۔ گویند عمر یعقوب هنگامیکه او در مصر اقامت گرفت نود وهفت سال بود۔ واز این زمان تا دم مرگ بهمان سرزمین قیام داشت۔ از توراة چنان به ظهور پیوندد که او در سنه ۲۲۶ قبل محمد صلعم راه عالم بقا گرفت۔ ودران زمان عمر او تا یکصد وچهل وهفت سال رسیده

بود۔ پیش از وفات یوسف را وصیت فرمود کہ پیکر اُو را در ارض کنعان بردہ بہ مقبرۂ پدر و جدش بہ آغوش زمین نہد۔ چنانچہ یوسف بذات خود اُو را در ارض کنعان بردہ در آن مدفن دفن کردہ باز آمد

بعد وفات یعقوب یوسف مدتے دراز بہ ہمان اقتدار وسطوت فرمان روائی مے نمود تا آنکہ پنجاہ و چہار سال پس از وفات پدر بعمر یکصد و دہ سال در ۲۲۰۶ قبل محمد صلعم جان شیرین بہ جان آفرین سپرد۔ و پیش از اجل خبر دادہ کہ "پس از زمانے اولاد اسرائیل مملکت مصر را گذاشتہ باز بہ ارض کنعان رسند و در آن ہنگام باید کہ استخوانہائے مرا نیز ہمراہ خود بردہ بمقابر آبائے من دفن کنند"۔

سوالات مشق

یعقوب نے پھر کس لیے بیٹون کو مصر مین بھیجا؟ اب ان لوگون کا کیا حال تھا؟ انھون نے یوسف سے کیا کہا؟ سن کر یوسف کا کیا حال ہوا اور انھون نے کیا کہا؟ یعقوب نے کس مضمون کا خط کس کو اور کس کے ہاتھ بھیجا تھا؟ بھائیون کو کیسے معلوم ہوا کہ عزیز مصر ہمارے بھائی یوسف ہین؟ پہچانتے ہی اُن کا کیا حال ہوا؟ انھون نے کیا التجا کی؟ اور کیا جواب ملا؟ یوسف سے بھائیون نے باپ کا کیا حال بیان کیا؟ یوسف نے کیا دے کر اور کیا کہہ کے اُن کو بھیجا؟ اُن کے چلتے وقت یعقوب نے کیا کہا؟ کس بھائی نے کس خیال سے یوسف کا کرتا لے جا کے باپ کے سر پر ڈالا؟ یوسف کا کرتا منھ پر پڑتے ہی یعقوب کا کیا حال ہوا؟ انھون نے کیا کہا؟ یوسف کے کیا حالات یعقوب نے بیٹون سے پوچھے اور کیا کہا؟ بیٹون کی

عذرخواہی پر یعقوب نے کیا جواب دیا؟ یوسف کی سواری دیکھتے وقت یعقوب کس وضع مین تھے اور کیا پوچھا اور کیا جواب پایا؟ یوسف کے خواب کی تعبیر کیسے پوری ہوئی؟ یعقوب نے کتنی عمر مین اور کس سنہ مین وفات پائی؟ کیا وصیت کی؟ کہان کس کے ہاتھ سے دفن ہوئے؟

یعقوب کی وفات کے کتنے دنون بعد یوسف نے کس عمر اور کس سنہ مین وفات پائی؟ وہ بنی اسرائیل کی نسبت کیا خبر دے گئے؟ اور اپنی نسبت کیا وصیت کی؟

صبر ایوب

پنجاہ و شش سال پس از وفات یوسف واقعۂ صبر ایوب پیش آمد بر بنائے تحقیق بعضے محققین تاریخ این واقعہ قریب زمانہ ۲۱۴۹ پیش از ولادت محمد صلعم پیش آمدہ۔

ایوب پیغمبرے پاک نہاد و صابرے و شاکرے بزرگ بودہ از دودمان عیص بن اسحق۔ و در بارۂ زنش بعضے گویند کہ لیا دختر جناب یعقوب بود بعضے بر آنند کہ رحمہ دختر افرائیم بن یوسف بود۔ و مادرش را از نسل لوط گویند۔ ایوب بر ملت توحید و کیش حنیفی قیام داشت بغایت دولتمند و ذی حشمت و عزت بود۔ و خداوند عالم در اولاد و اموال او آن مقدار برکت دادہ بود کہ در تمامی مردمان وطن ممتاز بود و با این شوکت و امارت در زہد و تقوی گوے سبقت از جمیع مردم زمانہ در ربودہ و آنچنان صبرے و تحملے و جوہر راضی برضا بودن از وبہ ظہور پیوستہ کہ گاہے در دنیا نہ دیدہ شدہ۔ ابلیس لعین چون بر او دست لمسے

نیافت بر زہد و اتقاے اُو حسد برد - و از خداے تعالی خواست کہ
بر او تسلطے یافتہ او را مبتلاے مکائد و آفات کند - حضرت رب العزت
او را بر مال و دولت ایوب قدرت داد - شیطان ہمانہم بیاری دیوان
و عفریتان خود تمامی دولت و ثروت او را در ربود - مگر ایوب ہمچنان
راضی بہ رضا بود - نہ حرف شکایتے بر زبان آورد و نہ ملالے بدلش جا
یافت - اکنون شیطان از بارگاہ صمدیت خواست کہ بر فرزندان و نسل
ایوب استیلا یابد - این مسئولِ او نیز بہ ہدف اجابت رسید - و اُو
تمامی فرزندان ایوب را بہ آغوش اجل رسانید - بر این ہم صبر و شکر
ایوب بہ ہمان استقلال برقرار بود - این ہنگام شیطان از خداوند
کردگار خواستگار شد کہ بہ جسم ایوب قابو یابد - این مامول را نیز یافت -
و ایوب را بہ مرض جذام مبتلا کرد - حالا ایوب در مصیبتے افتاد کہ
بیانش دشوار است - تمامی جسد او خراب شد - در زخمہا دُودہا
پیدا شدند - پارہاے گوشت از جسد او جدا شدہ مے افتادند - و ازین
ہم دشوار تر آنکہ جابجا در جسم او اورام بزرگے نمایان شدہ مے شکستند
دانہ و بوئے و تعفنے پیدا شدے کہ کسے تاب بوئیدنش نیاوردے -
مردم شہر او را از خانہ اش برداشتہ بمزبلہ انداختند - و ہیچکس قریب او
نہ رفتے بجز زنش کہ تا ایندم از رفاقتش دست نہ کشیدہ بود - او ہر روز
براے او طعام بُردے و تیمارش کردے - درین حال پر ملال نیز
ایوب بر ہمان صبر و شکر قایم بود - گاہے کلمہ کہ خلاف صبر باشد بر زبانش نیامد

واگر دودے از جسد مخدوم او بر زمین افتادے بدست بر داشته بر بالاے جسم خود نهادے وگفتے "بخور از غذائے که خداوند تعالی ترا داده است" - برین نوع هفت سال گزشت و ایوب همان حال در مزبله افتاده بود -

روزے زنش گفت "دعاے تو ببارگاه حضرت رب العزت مقبول است چرا به درگاه خداوند تعالی التجا نمی کنی که ازین عذاب نجات دازین مرض شفا یابی؟" گفت "ما هفتاد سال از نعمتهاے الٰهی متمتع شده ایم باید که هفتاد سال برین مصیبت هم صابر و شاکر باشیم" پس ازان برین مشورهٔ زنش که از وبوے بے صبری مے آمد برهم شد او را گفت "من به قسم عهد مے کنم که اگر خداوند عزوجل مرا شفا داده ترا یک صد تازیانه مے زنم" و بکمال غیظ و غضب او را گفت "برو - و بعد این پیش من میا" نه اکنون من از دست تو طعام گیرم و نه آب" حالانکه یک انیسے که داشت آن هم نه ماند و کسے نه بود که او را شربت آبے یا لقمهٔ غذائے دهد - درین هنگام ایوب بغایت عاجز شد - سر به سجده نهاد در و بدرگاه مجیب الدعوات آورده گفت "خداوندا - مرا ضرر رسیده و تو بزرگترین مهربانان هستی" همان دم صدائے از غیب شنید که "سر خود را بردار و پاے ترا بر زمین بزن" سر را از سجده برداشت و پا را بر زمین زد - در آنجا آبے خنک را براے غسل و خوردن یافت - خوردن و غسل کردن همان بود و از مرض نجات یافتن همان -

جسمے تازہ و توانا را بازیافت - دراین میان زنش نیز در آنجا رسید۔
چراکہ او بخانہ رسیدہ خیال کرد کہ "این چگونہ شود کہ من شوہر خود را
بگذارم او نہ انیسے دارد و نہ مونسے - کسے نیست کہ خبرش بگیرد۔
اگر من نہ روم خوف است کہ لقمۂ دام و دد شود یا از شدت گرسنگی
وتشنگی بمیرد" بہ این خیال بر آن مزبلہ پس آمد وبجائے شوہر مجذوم
شخصے توانا و تندرست را دیدہ پرسید "از آن مجذوم بیچارہ خبرداری
کہ اینجا افتادہ بود؟" ایوب پرسید "او را مے شناسی؟" گفت "چرا
نہ شناسم کہ او شوہر من است؟" ایوب گفت "منم آن مریض" بر این
جواب زنش بسوئے او نگریستہ بر خط و خال او غور کرد۔ وشناختہ
او را بکمال جوش سرور در بر گرفت - وہماندم ایوب فرزندان وتمامی
دولت رفتۂ خود را بازیافت - وابلیس ذلیل وخوار شد۔ وگویند بعد
این تا ہفتاد سال ایوب بہ مسرت وشادکامی بزیست - بعد صحت
خواست کہ برائے اداے قسم خود زنش را یک صد تازیانہ بزند۔ مگر
ہماندم از خداوند تعالی حکم یافت کہ شاخے از خرما بگیر کہ صد برگ
داشتہ باشد بہ آن زن خود را بزن - کہ بیک بار زدن عہد تو بہ تکمیل
رسد - واو ہمچنان کرد - ایوب نیز پیغمبرے بزرگ بود - پس از آن
فرزندش بشر جانشین پدر و از شرف نبوت سرفراز شد - وہمین
بشر ابن ایوب را ذو الکفل مے گویند - واو بہمین لقب ذو الکفل
در قرآن مجید یاد کردہ شدہ۔

سوالات مشق

ایوب کس خاندان سے تھے ؟ اُن کا مذہب کیا تھا اور اُن کی حالت کیا تھی ؟
شیطان کو اُن کی کس بات پر حسد آیا ؟ شیطان نے خدا سے کیا دعا کی ؟ اور
ایوب کو کیا نقصان پہونچا ؟ دوسری اور تیسری بار کیا دعا مانگی اور کیا نقصان
پہونچایا ؟ اب ایوب کی کیا حالت تھی ؟ کہاں پڑے تھے ؟ کس طرح صبر اور شکر
ظاہر کرتے تھے ؟ بیوی سے کس بات پر خفا ہوگئے ؟ کیا قسم کھائی ؟ ایوب کب
دعا پر مجبور ہوئے اور کیا دعا مانگی ؟ دعا مانگتے ہی کیا ہوا ؟ بیوی کیونکر آئین
اور کیسے پہچانا ؟ ایوب کتنے دنوں گھورے پر پڑے رہے ؟ اُس کے بعد کتنے
دنوں جیے ؟ اُن کی قسم کیسے پوری ہوئی ؟ اُن کا جانشین کون ہوا ؟ اُن کے
صاحبزادے کا نام کیا ہے اور وہ قرآن میں کس لقب سے یاد کیے گئے ہیں ؟

نبوت شعیب

در زمانے کہ بنی اسرائیل در مصر ایام مے داشتند جزیرہ
نماے سینا کہ مابین بلاد عرب و شام و مصر و قریب تر الی مملکت مصر واقع
است چنان واقعہ ہائلہ پیش آمد کہ تا ابد از اجزا عبرت روزگار و مظہر قہر
خدائے جبار قہار بود۔
در نزدیکی ساحل شرقی ارض سینا شہرے بود مدین۔
در آنجا بسیارے از شجرہائے گنجان و ملتف بودند کہ مردم عرب آن
اشجار را ایکہ مے گفتند۔ اکثرے از مفسرین و مورخین بر آنند کہ مردم
مدین ہمان اشجار منسوب شدہ بلقب اصحاب ایکہ شہرت داشتند۔
و بعضے گویند کہ اہل مدین و اصحاب ایکہ دو قوم ہائے جداگانہ بودند۔

این مردم دو گروہ باشندیا یک ہمہ ہا کافر و مشرک و بد آئین بودند۔ باآنکہ دولت و حشمت و شوکت و عظمت داشتند و خداوند تعالی ایشان را در رزق و معیشت فراخیے تام و فراغتے بالا کلام دادہ بود در خرید و فروخت و معاملات باہمی بر مردمان ظلم مے کردند۔ اوزان و پیمانہ ہائے ناقص را بکار بردہ خرید الاشیا اکثر ازان کہ مستحق آن باشند مے دادند و باین مکر و فریب باعث نقصان دیگران مے شدند۔

این ضلالت و گمراہی و بد معاملگی و چیرہ دستی ایشان حضرت رب العزت را پسند نیامد شعیب را کہ مردے نیکوکار و خداترس و فصیح البیان از گروہ آنہا بود بہ نبوت گزیدہ برائے ہدایت و اصلاح بسوئے ایشان فرستاد۔ حضرت شعیب قوم او از فرزندان مدین بن ابراہیم بودند۔ و دختر حضرت لوط جدہ شعیب بود۔ گویند کہ باوجود دلے نورانی و ضمیرے گشادہ از چشم ظاہربین محروم و نابینا بود۔ حضرت رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم او را بہ خطاب "خطیب الانبیا" یاد فرمودہ

شعیب مبعوث شدہ قوم را بہ سوئے خود خواند۔ و فرمود اُے مردم قوم من۔ معبودان باطل را گزاشتہ خدائے واحد ذوالجلال را گزینید۔ چراکہ او شریکے و سہیمے ندارد۔ وجز او خدائے دیگر نیست۔ و این اوزان و پیمانہ ہائے ناقص را بگذارید۔ من شما را خوش حال و بہرہ یاب از رحمت خداوند متعال مے بینم۔ نشود کہ عقاب این ناشکریہا بر سر شما رسد و ہلاک شوید۔ کسے نہ شنید و ہیچ یک بہ نصائح او گوش نداد مدتے گذشت

کہ شعیب ایشان را تبلیغ وتہدید مے فرمود و ایشان کیش الٰہی و عہدِ رسالت

را قبول نمے کردند. بریں ہم چون شعیب از پند ونصائح باز نیامد باو گفتند

اے شعیب - آیا این نماز کہ تو مے آموزی ما را امر مے کند کہ معبودان

آبائے خود را بگذاریم و در مال و دولت خود آنچنان روشے اختیار

کنیم کہ مطبوع ما باشد؟ گاہے اینچنین نمے شود۔

الحاصل بہ ہیچ نوع بر پند شعیب عمل نہ نمودند و مستوجب

عذاب الٰہی شدند۔ چنانچہ بہ کیفر کردار ایشان عذاب یوم الظلہ ایشان

را گرفت کہ عقابے سخت و سزائے ہولناک بود۔ صورت این عقاب

چنان بود کہ ایشان را آنچنان حرارتے و حدتے گرفت کہ بہ ہیچ تدبیر

تسکین نمے شد۔ نہ بزیر سایۂ درختے و سقف مکانے اثر یا نجات

مے یافتند و نہ از آب و مروحہ - آخر خانہا را گزاشتہ بسوئے صحرا

شتافتند۔ در آنجا پارۂ ابرے دیدند کہ بر سر ایشان رسید۔ در

سایۂ آن چنان راحتے و لذتے یافتند کہ جملہ مردم قوم خود را

بجانب خود خواندند۔ و ہرگاہ کہ تمامی مشرکین و کفار بزیر آن ابر جمع شدند

یک ناگاہ از بالا چنان آتشے سوزان باریدن گرفت کہ در

ساعتے ہمہ ہلاک شدند و یکے نماند۔

قتادہ کہ از اعاظم علمائے حدیث است مے گوید کہ این

عذاب ظلہ مخصوص اصحاب ایکہ بود۔ و اہل مدین کہ جملہ ایشان

از دودمان ابراہیم و فرزندان پسرش مدین بودند بہ عذاب

زلزلۂ عظیمے ہلاک شدند۔

اما حضرت شعیب را خداوند کردگار از عذاب نجات داد۔ و اُو تا زمانۂ ظہور جناب موسیٰ کلیم اللہ بوطن خود قیام داشت چنانچہ مزید حالاتش را بہ سلسلۂ سوانح جناب موسیٰ بہ سلک بیان آریم۔

سوالات مشق

جزیرہ نمائے سینا کہاں واقع ہے؟ شہر مدین کہاں تھا؟ اصحاب ایکہ کون لوگ تھے؟ اہل مدین و اصحاب ایکہ کے متعلق علما میں کیا اختلاف ہے؟ ان لوگوں میں کیا خرابیاں تھیں؟ یہ کس کی نسل سے تھے؟ حضرت شعیب کون تھے کیسے تھے اور اُن کا کیا خطاب ہے؟ اپنی قوم سے انھوں نے کیا کہا؟ کیا جواب پایا؟ عذاب ظلہ کیا تھا؟ قتادہ کا کیا بیان ہے؟ اُن کے بیان سے اہل ایکہ کو کیا اور اہل مدین کو کیا سزا ملی؟ اس عذاب کے بعد شعیب کا کیا حال ہوا؟ وہ کب تک زندہ موجود تھے؟

تصانیف مولنا محمد عبد الحلیم صاحب شرر

تاریخ و سوانح عمریاں

(۱) جنید بغدادی۔ حضرت جنید کے حالات۔ عہ/
(۲) ابو بکر شبلی۔ حضرت شبلی کے حالات۔ عہ/
(۳) تاریخ سندھ۔ عرب کے فتوحات سندھ کی محققانہ تاریخ ۱/
(۴) خواجہ معین الدین۔ حضرت خواجہ اجمیری کے حالات۔ ۶/
(۵) سکینہ بنت حسین جناب سکینہ بنت امام حسین ۴/
(۶) افسانہ قیس۔ مجنون عامری کے حالات ۳/
(۷) حسن بن صباح۔ بانی فرقۂ باطنیہ اسماعیلیہ ۶/
(۸) قرۃ العین۔ ایک مجتہد زادی کے حالات ۲/
(۹) شیرین ملکۂ عجم۔ فرہاد خسرو کی نامو معشوقہ ۳/
(۱۰) ملکہ زنوبیہ۔ اسلف کی ایک عربی نژاد ملکہ ۳/

ناول

(۱۱) عزیزہ مصر۔ مولنا کا نیا ناول ۱/
(۱۲) جویائے حق۔ حضرت رسول صلعم کی سوانح عمری بطور ناول عہ/ حصۂ دوم ۱/
(۱۳) بابک خرمی۔ سلطنت عباسیہ کے زمانے کا ایک تاریخی واقعہ ہر دو حصہ۔ عہ/
(۱۴) مفتوح فاتح۔ ایک نہایت دلچسپ تاریخی ناول عہ/
(۱۵) الفانسو۔ ایک عاشقانہ تاریخی ناول ۱۲/
(۱۶) خوفناک محبت۔ ہندوستانی شریف زادیون کی پاکدامنی و جہالت کی اس سے اچھی تصویر نہین ہوسکتی عہ/
(۱۷) حسن کا ڈاکو۔ حرام پور کے نواب کی سرگذشت ہر دو حصہ عہ/
(۱۸) اسرار دربار حرام پور۔ حرام پور کے نواب کے اندرونی حالات ہر دو حصہ ۱/
(۱۹) ماہ ملکا۔ غوریون کا عروج۔ ۶/
(۲۰) غیب دان دولھن۔ حیرت انگیز غیب دانی عہ/
(۲۱) رومۃ الکبری۔ روم پر گاتھ لوگون کا حملہ عہ/
(۲۲) لعبت چین۔ پہلی صدی ہجری کا تاریخی ناول عہ/
(۲۳) ایام عرب۔ جاہلیت عرب کی تصویر مکمل ہر دو حصہ ۱/
(۲۴) مقدس نازنین۔ ایک حسینہ کا یوسا بن جانا ۱/
(۲۵) شوقین ملکہ۔ دوسری صلیبی لڑائی۔ عہ/
(۲۶) قیس و لبنی۔ عہد صحابہ کا سچا عشق عہ/
(۲۷) آغا صادق کی شادی۔ ایک نہایت دلچسپ قصہ۔ ۱/
(۲۸) فلپانا۔ عہد صحابہ کا ایک سچا واقعہ ۱/
فلورا فلورنڈا۔ ۱/
(۲۹) فردوس بریں۔ جیتے جی جنت کی سیر عہ/
(۳۰) یوسف نجمہ کا تل۔ عہ/

متفرقات

الحکم الرفاعیہ معرفت من سید احمد رفاعی کے اکمار رسالے کا ترجمہ ۳/
(۳۳) سرسید کی دینی برکتین۔ ۲/
(۳۴) ہندوستان کی موسیقی۔ پر مولنا شرر کا لکچر ۴/
(۳۵) اردو سے ہندوستان کا تعلق ۴/
(۳۶) زمانہ اور اسلام مولنا شرر کی مشہور نظم ۳/
(۳۷) شب وصل اور شب غم ۱/

متفرق مطبوعات دلگداز پریس

(۳۸) مسلمان تاجداران ہند ہر دو حصہ ۱۲/
(۳۹) یادداشت عمل ایک نہایت دلچسپ ناول موسومہ بہ کنفٹ کا ترجمہ حصہ اول عہ/ دوم عہ/ سوم عہ/ چہارم عہ/ پنجم ۱۲/

المشتہر